

تھوا تیرہ کا کلیسائی زمانہ

مکاشفہ: 29-18:2

213-1 اور تھوا تیرہ کی کلیسیاء کے فرشتہ کو یہ لکھ کہ خدا کا بیٹا جس کی آنکھیں آگ کے شعلہ کی مانند اور پاؤں خالص پیتل کی مانند ہیں یہ فرماتا ہے کہ میں تیرے کاموں اور محبت اور ایمان اور خدمت اور صبر کو تو جانتا ہوں اور یہ بھی کہ تیرے پچھلے کام پہلے کاموں سے زیادہ ہیں۔ پر مجھے تجھ سے یہ شکایت ہے کہ تو نے اس عورت ایز بل کو رہنے دیا ہے جو اپنے آپ کو نبی کہتی ہے اور میرے بندوں کو حرامکاری کرنے اور ہتوں کی قربانیاں کھانے کی تعلیم دے کر گمراہ کرتی ہے۔ میں نے اس کو تو بکرنے کی مہلت دی مگر وہ اپنی حرامکاری سے تو بکرنا نہیں چاہتی۔ دیکھ میں اس کو بستر پڑا تھا ہوں اور جو اس کے ساتھ زنا کرتے ہیں اگر اس کے سے کاموں سے تو بہ نہ کریں۔ تو ان کو بڑی مصیبت میں پھنساتا ہوں۔ اور اس کے فرزندوں کو جان سے ماروں گا۔ اور سب کلیسیاؤں کو معلوم ہو گا کہ گردوں اور دلوں کا جانچنے والا میں ہی ہوں اور میں تم میں سے ہر ایک کو اس کے کاموں کے موافق بدل دوں گا۔ مگر تم تھوا تیرہ کے باقی لوگوں سے جو اس تعلیم کو نہیں مانتے اور ان بالتوں سے جنہیں لوگ شیطان کی گھری باتیں کہتے ہیں ناواقف ہو، یہ کہتا ہوں کہ تم پر اور بوجھنہ ڈالوں گا۔ البتہ جو تمہارے پاس ہے کہ میرے آنے تک اس کو تھامے رہو۔ جو غالباً آئے اور جو میرے کاموں کے موافق آخر تک عمل کرے میں اسے قوموں پر اختیار دوں گا۔ اور وہ لوہے کے عصا سے ان پر حکومت کرے گا۔ جس طرح کہ مہار کے برتن چکنا چور ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ میں نے بھی ایسا اختیار اپنے باپ سے پایا ہے۔ اور میں اسے صحیح کا ستارہ دونگا۔ جس کے کان ہوں وہ سنے کہ روح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے۔“

تھوا تیرہ

213-2 تواریخی اعتبار سے تھوا تیرہ کا شہر مکاشفہ کے ساتوں شہروں سے کم اہمیت کا حامل تھا۔ یہ موسیہ اور لوتیا کی سرحد پر واقع بہت سے دریاؤں سے گراہوا تھا۔ لیکن وہ جو نکوں سے بھرے پڑے تھے۔ یہ کپڑا بننے، رنگ سازی، برتن سازی اور چمڑا رنگنے کی صنعت کا مرکز ہونے کی وجہ سے خاصا خوشحال تھا۔ قرمز بیچنے والی لدیہ کا تعلق اسی شہر سے تھا۔ یہ پوس کی خدمت کے ذریعے مستحق پر ایمان لانے والی پہلی مغربی خاتون تھی۔

214-1 جن وجوہات کے باعث روح القدس نے اس شہر کو چوتھو دوسری کلیسیاء ہونے کے لیے چنا وہ اس وقت کے مذہبی عوامل تھے۔ تھوا تیرہ کا بڑا مذہب اپا لو تھا ر مینا یوس دیوتا (Apollo Tyrimnaios) کی پرستش تھا جو کہ شاہی پرستش کی بدعت سے جڑا ہوا تھا۔ کچھ لوگ بادشاہ کی پرستش بھی کرتے۔ اپا لو سورج کا دیوتا تھا۔ اور طاقت کے لحاظ سے اپنے باپ زیوس سے دوسرے درجہ پر تھا۔ اس کو ”برا یسیوں کا روکنے والا“ سمجھا جاتا تھا۔ وہ مذہبی شریعت کے کام (اور اس میں تبدیلی اُن میں غلط کاموں کی تلافی) کی صدارت کرتا تھا۔ افلاطون کا کہنا ہے کہ وہ لوگوں کو ہیکل، قربانیوں، الوبہت کی خدمات اور ان مذہبی رسومات کے علاوہ موت اور زندگی کے بعد کے متعلق بھی بتاتا تھا۔ وہ مستقبل کے حالات اور اپنے باپ کی مرضی کا اظہار نیوں کے ذریعے کیا کرتا تھا۔ تھوا تیرہ میں یہ رسومات ایک نبی کے ذریعے جو تپائی پر بیٹھ کر اندر داخل ہونے والوں کو پیغام سناتی تھی، سرانجام دی جاتی تھیں۔

214-2 اس مذہب کی بہت سخت گرفت تھی۔ اس کی خوفناک قوت صرف ایک رازدارانہ حلقت تک ہی مخصوص نہ تھی۔ بلکہ اس حقیقت پر مبنی تھی کہ جب تک کوئی اپا لو کی پرستش کرنے والے مندر کے ساتھ واسطہ نہ رکھتا تھا جو لوگوں کو جینے کے حقوق دیا کرتی تھی اور

جو کوئی اب بت پرستوں کی عیدوں اور اوباش کاموں میں شامل ہونے سے انکار کرتا اس کو پہلی صدی کے اس اتحاد کی جانب سے قید کر دیا جاتا۔ اس لئے ہر ایک کیلئے اخلاقی اور معاشرتی زندگی میں شریک ہونے کے لیے لازم تھا کہ بت پرستی کو اپنائے۔

قابل غور بات یہ ہے کہ تھوا تیرہ کے نام کا مطلب یہ ”عورت کی حکومت“ ہے۔ اس زمانے کی خصوصیات یہ ہیں کہ اس میں ایک زیر کرنے والی قوت کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ قوت ہر ایک پر بے رحمی سے حملہ آور ہوتی اور غالب آتی تھی۔ عورت کی حکمت دنیا پر تسلط کرنے والی ایک بڑی لعنت ہے۔ سلیمان جس کی حکمت کا دنیا میں کوئی ثانی نہیں کہتا ہے کہ ”میں نے اپنے دل کو متوجہ کیا کہ جانوں اور تقییش کروں اور حکمت اور خرد کو دریافت کروں اور سمجھوں کہ بدی حماقت ہے اور حماقت دیوانگی۔ تب میں نے موت سے تباہ تر اس عورت کو پایا جس کا دل پھنسنا اور جال ہے۔ اور جس کے ہاتھ ہنگڑیاں ہیں جس سے خدا خوش ہے وہ اس سے نجح جائے گا۔ لیکن گنجہ کا راس کا شکار ہو گا۔“ دیکھو واعظ کہتا ہے۔ ”میں نے ایک دوسرے سے مقابلہ کر کے یہ دریافت کیا ہے۔ جس کی میرے دل کو اب تک تلاش ہے، پر مل انہیں۔ میں نے ہزار میں ایک مرد پایا۔ لیکن ان سمجھوں میں عورت ایک بھی نہ ملی۔“ واعظ 25:7

پوس کہتا ہے کہ میں اجازت نہیں دیتا کہ عورت سکھائے یا مرد پر حکم چلائے۔ بلکہ چپ چاپ رہے، باغ عدن سے لے کر اب تک عورت یہ کامیاب کوشش کر رہی ہے کہ وہ مرد پر حکمرانی کرے۔ یہ ایک نسوانی دنیا ہے جو امریکہ کی عربیاں دیوی ہے۔ جس طرح کہ عورت کا جسم آسمان سے گرا (یاد رکھیں کہ اس کے بازو لو ہے کے تھے) جو پہلے یا فسیوں کے زمانے کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس طرح کی قوت اس وقت تک بڑھتی گئی جب تک کہ اس نے مکمل اختیار حاصل نہ کر لیا۔ اس قسم کا اختیار اس کے آہنی بازوؤں کے ذریعے حاصل کیا گیا۔

215-1 عورت کو آہنی اختیار کھنے کا کوئی حق نہیں۔ کلام مقدس کے مطابق اسے مرد کے تالع رہنا چاہیے۔ اس کے لیے یہ حکم دیا گیا ہے۔ ایک عورت جو حقیقت میں نسوانی ہے اس اختیار کے تالع ہو گی وہ لوٹدی نہیں۔ کوئی بھی حقیقی مرد عورت کو لوٹدی نہیں بناسکتا لیکن وہ مرد کے اختیار میں ہو گی اور اس پر حکومت نہیں کرے گی اس لیے کہ وہ گھر کا سر رہا ہے۔ اگر وہ اس تصور کو توڑتا ہے۔ جو خدا نے اس کے لیے بنایا ہے تو وہ اثاثا کام کرتی ہے۔ اور کوئی بھی مرد جو عورت کو اپنے اوپر حکمرانی کرنے دیتا ہے۔ وہ بھی اس تصور کو توڑتا ہے۔ اور وہ بھی راہ راست سے بھٹکا ہوا ہے۔ یہی سبب ہے کہ عورت کیوں مرد کا لباس نہیں پہن سکتی اور وہ اپنے بال کٹوٹا نہیں سکتی۔ اس کو بھی بھی وہ لباس نہیں پہننا چاہیے جو مردوں سے تعلق رکھتا ہے۔ اور نہ ہی کبھی اسے اپنے بال کٹوانے چاہئیں اور جب وہ ایسا کرتی ہے تو وہ زبردستی مردوں کے حلقوں میں داخل ہو کر مردوں جیسا اختیار حاصل کرتی اور اثاثا کام کرتی ہے۔ جب عورت پلپٹ پر کھڑی ہو کر منادی کرتی ہے جس کا کہ اسے حکم نہیں تو وہ ظاہر کرتی ہے کہ اس میں کون سی روح ہے۔ ایسی عورت مختلف مشق کا کردار ادا کرتی ہے۔ اس میں رہمنی کی تھوڑک بیج موجود ہوتا ہے۔ لیکن جب یہ بات کلام کی روشنی میں دیکھی جائے۔ تو صرف خدا ہی سچا ٹھہرے اور ہر ایک آدمی جھوٹا۔ آمین۔

215-2 آئیے۔ ذرا ہم ابتداء کی طرف واپس جائیں۔ اصل تخلیق، جس سے آج ہم واقف ہیں۔ خدا نے ہر چیز کا جوڑا بنا یا۔ نہ اور مادہ دو تھے۔ ایک مرغ اور ایک مرغی۔ دو مویشی۔ ایک گائے اور بیل۔ ٹھیک اسی ترتیب کے ساتھ۔ لیکن جب ہم انسان کی طرف آتے ہیں تو وہ صرف اکیلا ہی تھا۔ وہ ایک جوڑا نہیں تھا۔ آدم کو خدا کی صورت پر بنایا گیا تھا۔ وہ خدا کا بیٹا تھا۔ خدا کا بیٹا ہونے کی حیثیت سے وہ نہ آزمائش میں پڑسکتا اور نہ ہی گر سکتا تھا۔ یہ ناممکن تھا۔ اس لیے خدا نے آدمی کی ضمنی پیداوار کو لیا کہ اس کے گرنے کا جواز پیدا کرے۔ عورت بھی بھی خدا کی حقیقی تخلیق کے طور پر براہ راست خدا کے ہاتھ سے نہ بنی تھی۔ اسے مرد میں سے پیدا کیا گیا۔ اور جب خدا نے اسے مرد میں سے نکالا۔ تو پھر تخلیق شدہ تمام مادہ چیزوں سے مختلف تھی۔ اسے ورگایا جا سکتا تھا وہ انگوائے جانے کے قابل تھی۔ کائنات کی کوئی مادہ غیر اخلاقی نہیں ہو سکتی۔ لیکن انسانی مادہ کو تقریباً کسی بھی وقت چھواء جا سکتا ہے۔ اور اس کمزوری نے شیطان کو موقع دیا کہ وہ سانپ کے ذریعے اس کو بہ کائے اور اس طرح وہ خدا اور اس کے کلام کے سامنے بڑی انوکھی حیثیت بن کر رہ گئی۔ ایک طرف تو وہ ہر قسم کی غیر مہذب ناپاک اور مکروہ چیز کا نمونہ ہے۔ دوسری طرف وہ ہر قسم کی خوبصورت پاک اشیاء روح کے مسکن اور خدا کی برکات کا نمونہ ہے۔ ایک طرف تو اسے کسی کہہ کر

پکارا گیا ہے۔ جو اپنی حرام کاری کی میں کے نشہ میں ہے۔ لیکن دوسری طرف اس کو سمجھ کی دہن کہا گیا ہے۔ ایک طرف تو اسے بابل کاراز اور خدا کے آگے مکروہ کہا گیا ہے۔ لیکن دوسری طرف اس کو نیا یہ شتم ہماری ماں کہہ کر پکارا گیا ہے۔ ایک طرف تو اسے بدکار اور الیٰ عیاش کہا گیا ہے جو جلدی سے آگ کی جھیل میں جو اس کی مناسب جگہ ہے ڈالی جانے کے قابل ہے۔ لیکن دوسری طرف وہ آسمان تک سر بلند کی گئی ہے تاکہ وہ خدا کے تحنت میں شریک ہو سکے۔ جو اس ملکہ کے لیے تیار شدہ ہے۔

216-1 تھوا تیرہ کے کلیسیائی زمانے میں وہ حکومت کرنے والی چیز ہے۔ وہ راز بابل ہے۔ وہ ایزبل اور جھوٹی نبیہ ہے کیونکہ حقیقی حورت خدا کے تابع ہے۔ اس کا سرمسجح ہے۔ اس کا پنا کلام نہیں بلکہ مسجح کا۔ اسکے خیالات مسجح کے خیالات، کوئی رہنمیں بلکہ مسجح ہے۔ لیکن اس کلیسیا کی بابت کہا ہے کہ اس نے کلام کو باہر پھینک دیا ہے۔ باعبلوں کو ضائع اور دیندار لوگوں کی کوششوں کو ناکام کیا ہے۔ اور جن لوگوں نے سچائی کی منادی کی اس نے انکو قتل کر دیا ہے۔ اس نے بادشاہوں، شہزادوں اور قوموں پر تسلط قائم کیا ہے۔ وہ فوجوں پر قابض ہے۔ اور دعویٰ کرتی ہے کہ وہ مسجح کا حقیقی بدن ہے۔ اور اس کے پوپ مسجح کے قائم مقام ہیں۔ شیطان نے اسے یہاں تک بہکایا ہے کہ وہ خود دوسروں کو بہکاری ہی ہے۔ وہ شیطان کی دہن ہے اور اس نے ایک ناجائز پچ کو جنم دیا۔ جس کا نام مذہب ہے۔

216-2 تمام تاریک زمانوں میں وہ راج کرتی رہی ہے۔ تقریباً نو سو سال تک اس نے بر بادی اور غارت گری کی۔ اس نے فنون کو ختم اور سائنس کو بر باد کیا ہے۔ اور موت کے علاوہ اور کچھ پیدا نہیں کیا یہاں تک کہ سچائی کی روشنی تقریباً ختم ہو گئی تیل اور مے نے بہنا تقریباً بند کر دیا۔ تاہم وہ دنیا کے بادشاہوں پر حکومت کرتی رہی۔ اور مطالبہ کرتی رہی کہ سب لوگ اس کے شہری نہیں۔ تب بھی ایک چھوٹا سا گروہ تھا جو خدا سے تعلق رکھتا تھا اور ان کی شہریت آسمانی تھی۔ اور وہ ان کو بر باد نہ کرسکی۔ روم کی یہ کلیسیاء اس قدر بدکار اور بہت پرست تھی جس قدر ملکہ عتایہ جس نے تمام شاہی نسل کو بر باد کرنے کی کوشش کی اور تقریباً کامیاب بھی ہو گئی۔ لیکن خدا نے ایک کو محفوظ رکھا۔ اور اس میں سے مزید وفادار لوگ پیدا ہوئے۔ چنانچہ خدا نے اس طویل تاریک رات میں ایک چھوٹے سے گلے کو پچا کر کھا کہ بالآخر اس میں سے ایک شخص لوٹرا ٹھکھڑا ہوا۔

217-1 کوئی بھی شخص جور و من کی تھوک کلیسیا اور اس کی عبادت کے طریقوں کے متعلق جانتا ہے۔ وہ آپ کو بتاسکتا ہے کہ روح نے تھوا تیرہ کے شہر کو کیوں چنا کہ وہ تاریک زمانوں میں کلیسیا کی نمائندگی کرے۔ یہاں تک ٹھیک ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔

زمانہ

217-2 تھوا تیرہ کا زمانہ ہر زمانے سے زیادہ طویل ہے۔ یہ تقریباً نو سو سال تک چلا۔ یعنی 606ء تا 1520ء تک

پیامبر

217-3 عرصہ دراز سے کلیسیا و حصوں یعنی مغربی اور مشرقی میں میٹی ہوئی ہے۔ یکے بعد دیگرے ان دونوں حصوں میں اصلاح کا رکھرے ہوتے رہے۔ اور کچھ عرصہ تک کلیسیا کے ملکروں کو خدا کی گھری رفاقت کی طرف لے چلتے رہے۔ ایسا ہی ایک شخص مغرب میں فرانسیس آف اسیسی (Francis of Assisi) بھی تھا۔ وہ کچھ دریتک بڑا کامیاب رہا۔ لیکن اس کا کام بھی بالآخر روم کی مذہبی حکومت کے ماتحت کر دیا گیا۔ پیغمبر والد و آف لیویس (Lyous) ایک تاجر تھا۔ جس نے اپنی لادینی زندگی کو ترک کر دیا۔ اور خدا کی خدمت میں سرگرم ہو گیا۔ اور اس نے بہت سے لوگوں کو اس کی طرف مائل کیا۔ لیکن وہ اپنے کام میں غیرفعال ہوا اور پوپ نے اسے کلیسیاء سے خارج کر دیا۔ جب اس بات کو کلام کی روشنی میں پرکھا جائے تو مشرق

اور مغرب کے اندر کوئی بھی ایسا آدمی نظر نہیں آتا جو اس زمانے کا پیامبر ہونے کا درجہ حاصل کر سکے۔ تاہم برطانیہ کے جزیرے میں دو شخص تھے۔ جن کی خدمت کلام اور کلام کی حیثیت سے اس امتحان پر پوری اتری ہے۔ وہ مقدس پیٹر اور کولمبس تھے۔ یہ مقدس کولمبس ہے۔ جس کے نام پر پیامبر ہونے کا قرعہ لکھتا ہے۔

217-4 گوہواتیرہ کی کلیسیا کا پیامبر کولمبس تھا۔ تو بھی میں تھوڑی دیر کے لیے مقدس پیٹر کو اپنے لیے ایک نمونہ کے طور پر پیش کر کے روم کے اس دعویٰ کو جھٹانا چاہتا ہوں کہ مقدس پیٹر اس کا پیر و کار تھا۔ پیٹر کی پیدائش مقدس مارٹن کی بہن کے گھر دریائے کلانڈ کے کنارے پر واقعہ ایک شہر بونادرن میں ہوئی۔ ایک دن جب وہ اپنی دو بہنوں کے ساتھ سمندر کے کنارے پر کھیل رہا تھا۔ تو بحری قراقوں نے انکواغواہ کر لیا۔ لیکن مقدس پیٹر کو جسے سکات بھی کہا جاتا تھا شمالی آئرلینڈ کے ایک نواب کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ اس کی ذمہ داری سواروں کی دلکشی بھال تھی۔ یہ کام کرنے کے لیے اس نے کتوں کو ٹریننگ دی۔ اس نے کتوں کو اس کام کی ٹریننگ دی کہ لوگ دور نزدیک سے ان کتوں کو خریدنے کے لیے آتے۔ وہ اپنی تہائی میں خدا کی طرف پھر اور نجی گیا۔ پھر اس کے دل کے اندر اپنے گھر والدین کے پاس لوٹ کر جانے اور ان کو چانے کی خواہش پیدا ہوئی۔ ایک دن اس کے ذہن میں ایک تجویز آئی جس نے اس کی ٹریننگ دینے والی صلاحیت کو کارآمد ثابت کیا۔ اس نے کتوں کو سکھایا کہ وہ اس کے اوپر لیٹ کر اس کے بدن کو پورے طور پر چھپا دیں اور جب تک ان کو حکم نہ دیا جائے وہ وہاں سے نہ بلیں۔ یوں ایک دن جب اس کے مالک نے کئی کتوں کو بیچ دیا تو پیٹر نے کتوں کے لیڈر کے سواب سے حکم دیا کہ وہ کشتی میں سوار ہو جائے وہاں سے نہ بیٹیں۔ کتوں کا لیڈر جس کو بعد میں اس نے ایک پوشیدہ اشارہ دیا جاگ تک اور کشتی میں سوار ہونے سے انکار کر دیا جب مالک اور خریدار نے کتوں کے لیڈر کو بھی کرنے کی کوشش کی تو پیٹر نے کشتی میں سوار ہو کر کتوں کو اشارہ دیا کہ وہ اسے ڈھانپ لیں اس کے بعد ایک سیٹی کے ذریعے اس نے کتوں کے لیڈر کو بھی کشتی میں سوار ہو کر اپنے اوپر کھڑا ہونے کا اشارہ دیا جو نہ پیٹر کو کسی طرح بھی دیکھا نہ جاسکتا تھا اس لیے کتوں کے خریدار نے اپنی کشتی سمندر میں ڈال کر چنان شروع کر دیا۔ جب اس نے اس بات کی تسلی کر لی کہ کپتان اس قدر دور جا چکا ہے جہاں سے اس کی واپسی ممکن نہیں تو پیٹر نے ایک دوسرا اشارہ دیا جس نے ان کے درمیان ابتری پھیلا دی اسکے بعد اس نے کپتان کو بتایا کہ جب تک وہ اس کو ساحل پر اس کے گھر کے پاس نہ اتارے وہ کتوں کو ابتری پھیلانے کا حکم دیتا رہے گا۔ وہ جہاڑ پر قبضہ کر لے گا۔ چونکہ کپتان ایک مسیحی تھا اس لیے جب اس نے لڑ کے کی داستان سنی تو اس نے اسے خوشی کے ساتھ اس کے گھر کے پاس ساحل پر اتار دیا۔ وہاں پیٹر ایک بائبل سکول میں داخل ہوا اور بعد میں آئرلینڈ کے اندر واپس آیا جہاں اس نے کلام اور خدا کی قدرت کے ذریعے بہت سے نشانوں اور عجیب کاموں کے ساتھ لوگوں کو خدا کے لیے جیتا۔ وہ بھی بھی روم میں نہیں گیا تھا اور نہ ہی کبھی اسے روم نے حکم دیا تھا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جب رو میوں نے جزیرے میں اپنا قدم جمایا۔ اور موقع کو غیمت سمجھا تو انہوں نے ایک لاکھ مسیحیوں کوئی سالوں میں جو پیٹر کے ذریعے ہُداؤند کے پاس آ کر بڑھے تھے قتل کر دیا مقدس پیٹر کی وفات کے تقریباً ساٹھ سال بعد مقدس کولمبس شمالی آئرلینڈ کے ضلع ڈونگاں میں فرگوس کے شاہی خاندان میں پیدا ہوا۔ وہ ایک ہونہار اور ایسا تقدیس شدہ عالم بن گیا۔ جس نے کلام کے بہت سے حصوں کو یاد کر رکھا تھا۔ خدا نے اسے آواز دے کر مشنری ہونے کے لیے بلا یا۔ خدا کی آواز سننے کے بعد اسے کوئی چیز روک نہ سکتی تھی اور اس کی مجرمانہ خدمت نے بہت سے تاریخ دانوں کو مجبور کر دیا کہ وہ اسے رسولوں کے زمرے میں شامل کریں۔ اس کی خدمت ان نشانوں کے ساتھ جو ساتھ ساتھ رومنا ہو رہے تھے اس قدر عظیم تھی کہ بعض لوگوں نے (خصوصاً روم کے طالب علموں نے) سوچا کہ واقعات کو بڑھا پڑھا کر پیش کیا جاتا ہے۔

218-1 اپنے ایک مشنری دورے کے وقت جب وہ ایک فصیلہ ارشہر کے پاس پہنچا تو اس نے اپنے سامنے دروازوں کو بند پایا۔ اس نے دعا کے ذریعے اپنی آواز کو بلند کیا کہ خدام ادخلت کر کے اسے لوگوں کے سامنے منادی کرنے کے لیے موقع فراہم کرے۔ لیکن جو نہیں اس نے دعا شروع کی تو کچھری کے جادوگروں نے اسے اوپنی آوازوں کے ساتھ پریشان کرنا شروع کیا۔ تب اس نے ایک زبورگا نا شروع کیا جو نہیں اس نے زبورگا یا خدا نے اس کی آواز کو اس قدر اوپنچا کر دیا کہ اس نے بت پرستوں کی آوازوں کو دبالیا۔ اچانک دروازہ خود بخود کھل گیا اس نے اندر داخل ہو کر خوش خبری کی منادی کی اور بہت سے

219-1 ایک اور موقع پر جب اسے ایک گاؤں سے نکال دیا گیا تو جو نبی اس نے چلنے کے لیے منہ موڑا کہ شہر کے امیر کا لڑکا بہت سخت بیمار پڑ گیا یہاں تک کہ اس کے بچے کی کوئی امید نہ رہی فوری طور پر مقدس کولمبس کو ملبہ کو تلاش کر کے بلا یا گیا جب اس نے ایمان کی دعا کی تو لڑکا فوراً تندروست ہو گیا اس کے بعد وہ گاؤں انجیل کی منادی کے لیے کھل گیا۔

219-2 خالص کلام جسے کولمبس اور اس کے ہم خدمت لوگوں نے پیش کیا وہ سارے سکاٹ لینڈ میں پھیل گیا اور اس نے بہت سے لوگوں کو خداوند کی طرف پھیر دیا یہ آئر لینڈ اور شنائی یورپ کے اندر بھی جا پہنچا خوش خبری کو پھیلانے کے لیے اس کا طریقہ ایسا تھا کہ وہ بارہ آدمیوں کو ایک آدمی کی رہنمائی میں کسی نے علاقے میں بھیجا تھا اور اس کو خوشخبری سنانے کا ایک مرکز بنایا تھا ان بارہ آدمیوں میں ترکھان، استاد اور مناد وغیرہ ہوا کرتے تھے جو سب کلام سے واقف اور مقدس زندگی بسر کیا کرتے تھے یہ چھوٹی سی بستی ایک فضیل میں گھری ہوئی تھی جلد ہی اس بستی کو طالب علموں اور ان کے خاندانوں سمیت انگریزوں میں گھیر لیا جاتا۔ وہاں وہ کلام کو سیکھ کر مشنری لیڈر اور مناد بن کر خدا کی خدمت کے لیے تیار ہوتے تھے ان لوگوں کو بیان کیا اور یوں ہر طرح کی سیاست سے مُبِرَّ ا تھے۔ اور بجائے اس کے کہ وہ دوسرے مذاہب پر حملہ کرتے انہوں نے سچائی کو سکھایا کیونکہ ان کا ایمان تھا کہ سچائی اس حد کو پورا کرنے کے لیے ایک ایسا ہتھیار ہے جو ان کے متعلق خدا کے ذہن میں ہے وہ مکمل طور پر روم سے آزاد تھے۔

219-3 مقدس کولمبس ایک بہت بڑے بائل سکول کا بانی تھا جب وہ وہاں پر گیا تو یہ جزیرہ اس قدر بخوبی اور پتھریا تھا کہ ان سب کے لیے کافی خواراں پیدا کرنے سے قاصر تھا کولمبس اپنے ایک ہاتھ سے نجی بوتا تھا جب کہ اس کو دوسرے ہاتھ دعا میں اوپر کی طرف اٹھا رہتا تھا آج یہ جزیرہ دنیا میں سب سے زیادہ زرخیز ہے بائل کے اس مرکزی جزیرہ سے بہت بڑے عالم جو خدا کی قوت اور دنائی سے بھرے ہوئے تھے باہر نکلے۔

219-4 جب میں خدا کے اس عظیم خادم اور اس کے عجیب و غریب کاموں کے بارے میں پڑھتا ہوں جو اس نے کیے تو میرا دل یہ دلکھ کر اداں ہو جاتا ہے کہ پاپائی طاقت نے سب آدمیوں کو اپنی گرفت میں لینے کی خاطر مشن کے علاقوں کو ناپاک کر دیا اور جس سچائی کو کولمبس نے سکھایا تھا اسے بر باد کر دیا

تسلیمات

220-1 مکاشفہ 18: ”خدا کا بیٹا جس کی آنکھیں آگ کے شعلے کی مانند اور پاؤں خالص پیتل کی مانند ہیں یہ فرماتا ہے“

تو ہواتیرہ کے زمانے میں خدا کا جو مکاشفہ دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ یہوں ان خدا ہے۔ ایک بار جب وہ اپنے بدن کے اندر رکھا تو وہ بطورِ ابن آدم جانا گیا لیکن اب سے ہم اسے جسم کے مطابق نہ جانیں گے۔ وہ مزیداً ابن آدم یعنی عظیم نبی نہیں جس نے اپنے آپ میں تمام پیش گوئیوں کو پورا کیا۔ اکلوتا بیٹا اب واپس باپ کی گود میں جا چکا ہے اب ہم اسے جی اٹھنے کی قدرت کے مطابق جانتے ہیں وہ جی اٹھا ہے اور اس نے اس کی عظیم قدرت کو لے لیا ہے یہ سب کچھ اس نے اس کے جلال کی ستائش کے واسطے کیا ہے وہ اپنا جلال کسی دوسرے کو نہ دے گا اور وہ کلیسیاء میں اپنی پیشوائی کسی دوسرے کے ماتحت نہ کرے گا۔

220-2 وہ ہواتیرہ کی کلیسیاء کی طرف دیکھتا ہے اور یہاں اس شہر اور اس چوتھے زمانے میں جو جلال صرف اسی کا تھا جو کہ دوسروں کو دے دیا گیا جب اس نے اپا لوکو خدا کے بیٹے کی طرح عزت حاصل کرتے دیکھا تو اس کی آنکھیں آگ کے شعلوں اور عدالت کے غضب سے بھڑک اٹھیں اس لیے کہ وہ ایک باپ کا اکلوتا تھا ہواتیرہ کے زمانے کے مذاہب پر اس کی عدالت کس قدر ہولناک ہو گی۔ جس کے اندر کلیسیاء کے ممبر دیوتا کے بیٹے (اپا لوکی جو کہ زیوں کا بیٹا ہے) کی پرستش کرنے والے لوگ اس انسانی حاکم جس کی پشت پناہی حکومت کرتی ہے۔ بڑائی کرتے ہیں۔ اور بالکل یہی بات اس نے دیکھی۔ رومن یک تھوک کلیسیاء کا مکمل طور پر بتوں کی پرستش جس میں سورج دیوتا کی رسومات بھی شامل تھیں غرق ہو چکی تھی اور انہوں نے ایک انسان یعنی پوپ کو اصل الوہیت

کی جگہ دے دی۔ اور یہ سب حکومت اور کلیسیاء کا نکاح باندھے جانے کے باعث ہوا تامس اکوینس (Thomas Aquinas) اور الومیرس پیلا گیس (Alverus Pelagius) نے ایک گلیہ تیار کر کے کہا کہ ”جو لوگ پوپ کو روحانی آنکھوں سے دیکھتے ہیں ان کے لیے وہ انسان نہیں بلکہ خدا ہے اس کے اختیار میں کوئی رکاوٹ نہیں جو کچھ وہ چاہے اس کو درست قرار دے سکتا ہے اور کسی سے اس کے اختیار کو جس طرح وہ چاہے وہ چھین سکتا ہے اس اختیار پر شک کرنے سے کوئی اپنے لیے نجات کے درزارے بند کر سکتا ہے۔ کلیسیاء کے سب سے بڑے دشمن وہ لوگ ہیں جو تابع دادری کے بند میں نہیں بند ہتے

”خدا اور انسان کے بیچ ایک درمیانی ہے یعنی یسوع مسیح“۔ (ابن خدا)۔ 1 تین تھیس 5:2

220-3 لیکن روم کے پوپ نے کلام کو تبدیل کر دیا اس نے اسے اس طرح بنایا ہے کہ خدا اور انسان کے بیچ ایک ہی درمیانی ہے وہ نہیں کہتا کہ خدا اور انسانوں کے بیچ بلکہ خدا اور انسان کے بیچ۔ اس لیے اب وہ درمیانی اور انسانوں کے بیچ درمیانی بن بیٹھا ہے لیکن یسوع کے علاوہ اور کوئی درمیانی نہیں پوپ کا دعویٰ یہ ہے کہ نجات صرف رومن کیتھولک کلیسیا کے وسیلہ سے ہے۔ لیکن خدا کے بیٹھے کے علاوہ اور کسی کے وسیلہ سے نجات نہیں ہے اور اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں کہ اس کی آنکھیں آتشِ عدالت سے جلو رہی ہیں۔ اس کے پاؤں اس دنیا کے بدکار بادشاہوں کی راکھ کو روشن نے کے لیے تیار کھڑے ہیں۔ اس کے پاؤں خالص پیتل کی مانند ہیں۔ اس لیے کہ وہ ہماری خاطر عدالت میں سے ہو کر نکلے ہیں۔ اب وہ ہماری بیاندہ ہیں۔ کیونکہ جو کچھ اس نے حاصل کیا ہے۔ وہ ہمارا ہے۔ تم خدا کے بیٹھے یسوع کے ساتھ شفاقت کئے جاتے ہیں۔

221-1 یہی زمانہ تھا جس میں اسلام ابھرا۔ اور اس نے خدا کے بیٹھے کا انکار کیا۔ اور ان سب کو مسیحی کہلاتے تھے موت کے گھاٹ اتارنے کا ارادہ کیا۔

221-2 اس زمانے کے اندر جھوٹی کلیسیا نے قادرِ مطلق خدا کے پہلے حکم سے بغاوت کی۔ اور دوسرے حکم کو توڑنے کے لیے بڑی آہستگی کے ساتھ قدم اٹھایا۔ کیونکہ اس نے اپنے پوپ کو یسوع مسیح کی جگہ رکھ کر بتوں کی پوجا کو اس حد تک قائم کر دیا۔ کہ جو لوگ اس سے انکار کرتے ان پر موت کا حکم صادر کیا جاتا۔ صرف تھیودورہ (Theodora) کی حکومت کے دوران 1842ء سے لے کر 1867ء تک ایک لاکھ سے زیادہ مقدسین کو اس لیے قتل کر دیا گیا کہ انہوں نے بتوں کو کوئی اہمیت نہ دی۔

221-3 یقیناً اس زمانے کو تو بکرنی چاہیے۔ یا سب کچھ کھو دینے کے لیے تیار ہونا چاہیے۔ اب رہا خداوند کا جلال تو اس خدا کو۔۔۔ اس کے کلام کو ایک طرف ہٹا دیا گیا۔ اس کے وجود کا انکار کیا گیا۔ لیکن انسانی ہاتھ اور انسانی دل اسے تخت سے نہیں اتار سکتے۔ اگرچہ وہ اس کا انکار بھی کرتے رہیں تو بھی وہ وفادار ہے۔ اس کا انکار کرنے دیں۔ وہ وفادار نہیں ہیں۔ اے چھوٹے گلے نہ ڈر۔ کیونکہ باپ کو پسند آیا کہ بادشاہی تجھے دے۔ اور جب میں پیتل کے پاؤں اور شعلہ زن آنکھوں کے ساتھ آؤں گا۔ تو تمہیں اس کا اجر دوں گا۔ عدالت میری ہوگی اور میں تمہیں صلد دوں گا۔ خداوند فرماتا ہے۔

تعریف

221-4 مکافہ 2:29 میں تیرے کا مول اور محبت اور ایمان اور خدمت اور صبر کو تو جانتا ہوں۔ اور یہ بھی کہ تیرے پچھلے کام پہلے کا مول سے زیادہ ہیں۔۔۔

221-5 یہاں ہم پھر وہی تعارفی الفاظ پاتے ہیں۔ کہ ”میں تیرے کا مول کو جانتا ہوں۔ خدا کے بیٹھے نے خود کہا کہ ”جو کام کرتا ہوں۔ ان ہی سے میرا یقین کرو۔۔۔ جب وہ زمین پر تھا۔ تو اس نے اپنے کا مول پر زور دیا۔ جو کام اس نے کیے وہ خدا نے اس کے اندر ایمان کو تحریک دینے لیے مقرر کئے تھے۔ یہ اس کی خدمت کا ایک بہت عظیم حصہ تھا۔ اس کا پاک روح پوس رسول کے وسیلہ سے کہتا ہے کہ ”ہم اس کی کارگیری ہیں۔ اور مسیح یسوع میں ان نیک اعمال کے واسطے متعلق ہوئے جن کو خدا نے پہلے سے ہمارے کرنے کے لیے تیار کیا تھا۔“ افسوس 10:2

222-1 اب ہماری نجات کے لیے ہمارے کام خدا پر ایمان لانے کی جگہ نہیں لے سکتے۔ لیکن ہمارے کام اس ایمان کو ظاہر کرتے ہیں جو پہلے سے اس پر

ہے۔ اچھے کام آپ کو بچانیں سکتے۔ لیکن وہ ایک نجات یافتہ شخص کے اندر سے خداوند کے پھل کی صورت میں ظاہر ہوں۔ میں اچھے کاموں پر یقین رکھتا ہوں۔ یہاں تک کہ اگر کوئی شخص نجات یافتہ نہیں۔ تو بھی اسے اچھے کام کرنے چاہئیں۔ خدا کی نظر میں یہ کس قدر ہولناک بات ہے کہ کوئی انسان برے کام کرے اور کہے کہ وہ خداوند کی مرضی کو پورا کر رہا ہے۔ یہ دبات ہے جو بشپ، پوپ اور روم کی منہبی حکومتیں کرتی رہی ہیں۔ وہ خداوند کے نام سے لوگوں کو قتل اور ان کو ہاتھ پاؤں سے بیکار اور ہر قسم کے برے سلوک کرتے ہیں۔ جو کچھ کلام کہتا ہے وہ بالکل اس کے عکس کرتے ہیں۔ ان برے دنوں میں ان حقیقی ایمانداروں نے جب متواتر اچھے کام کئے تو وہ تاریکی کے اندر ایک روشنی تھے۔ اور اس لئے کہ انہوں نے لعنت کے جواب میں برکت دی۔ انہوں نے خدا کی تعظیم کے لیے سچائی کے کام کئے۔ گواں کی خاطر بہت سے لوگ مر گئے۔

222-1 اس آیت میں وہ اپنے بچوں کو شاباش دے رہا ہے کیونکہ وہ تبدیل شدہ زندگی بس رکر رہے تھے۔ اور ان کے کام ان کے اندر تئی روح کی گواہی دے رہے تھے۔ لوگوں نے ان کے اچھے کاموں کو یکھلخدا کی تعریف کی۔ جی جناب۔ اگر آپ مستحب ہیں تو آپ وہی کریں گے جو درست ہو گا۔ آپ کے کام دکھائیں گے کہ آپ کا دل درست ہے۔ یہ کوئی ایسی چیز نہیں جو آپ پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ آپ اسکی مرضی کو اس وقت پورا کریں گے جب خدا کے سوا اور کوئی نہ دیکھتا ہو۔۔۔ آپ اسکی مرضی کو پورا کریں گے۔ خواہ اس کے لیے آپ کو اپنی جان ہی کیوں نہ دینی پڑے۔

222-2 ”میں تیرے کاموں اور محبت اور ایمان اور خدمت اور صبر کو تو جانتا ہوں“ آپ دیکھیں گے کہ ان کی محبت کو ”کاموں اور خدمت“ کے درمیان رکھا گیا ہے۔ اور وہ اس کے لیے مناسب جگہ ہے کیونکہ محبت کے بغیر خدا ہمارے کاموں کو قبول نہیں کرتا اور نہ ہماری خدمت کو۔ پوس نے کرنتھیوں سے کلام کرتے ہوئے کہا ”محبت کے بغیر کچھ بھی نہیں“ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ یہ ایماندار نیکھلیوں کی اس جماعت کے ساتھ تعلق نہ رکھتے تھے۔ جنہوں نے نجات کے لیے اپنے کاموں پر بھروسہ کیا یا لوگوں کی تعریف پر تکیہ کیا۔ انہوں نے اپنے کاموں کو خدا کی اس محبت کے ساتھ کیا جو روح القدس کے وسیلہ سے ان کے دلوں میں ڈالی گئی۔ وہ پیار جوان کے دلوں میں تھا۔ خدا کا پیار تھا جو وہ اپنے لوگوں کے ساتھ کرتا ہے۔ یسوع نے کہا ”اس سے لوگ جانیں گے کہ تم میرے شاگرد ہو“، جب تم ایک دوسرے سے محبت رکھو گے۔ بت پرست لوگوں نے جب ابتدائی مسیحیوں کو دیکھا تو کہا ”دیکھو وہ کس طرح ایک دوسرے کو پیار کرتے ہیں۔ یوحنانے کہا ”کہ جو کوئی محبت رکھتا ہے۔ وہ خدا سے پیدا ہوا ہے۔“ یوحنان 4:7۔

223-1 یہاں میں آپ کو خبردار کرنا چاہتا ہوں۔ آخری دنوں کے متعلق یوں لکھا ہے کہ بدی کے بڑھ جانے کے باعث بہتوں کی محبت ٹھنڈی پڑ جائے گی۔ لودیکیہ یا آخری زمانے میں ذاتی محبت اور مادی چیزوں کا پیار خدا کی سچی محبت کی جگہ لے لے گا۔ ہمیں ان آخری ایام میں گناہ کی موت سے خبردار رہنے کی ضرورت ہے۔ بہت سے لوگ صرف اس لیے سخت ہو چکے ہیں کہ انہوں نے آخری دنوں کی روح کے اثر کنہیں پہچانا یہ خدا کے نزدیک آنے اور اس کی محبت سے اپنی زندگیوں کو بھر پور کرنے کا وقت ہے۔ ورنہ ہم آخری زمانے کی کلیسیاء کی سردمہری کو محسوس کریں گے۔ اور خدا کی سچائی کو جو ہماری مدد کرنے کے قابل ہے رد کریں گے۔

223-2 ان تاریک اور ہولناک سالوں کے درواں حقیقی انگور نے اپنی محبت کو خدا اور بھائیوں کے ساتھ قائم رکھا۔ خدا نے ان کو اس کا حکم دے رکھا تھا۔

223-3 ”میں تیری خدمت کو جانتا ہوں“ یسوع نے فرمایا ”جو سب سے بڑا ہے وہ سب کا خادم ہے“ ایک دانشمند نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کچھ کہا کہ جو کچھ اس نے کہا ہے۔ اس کا مطلب ہے ”کہ صرف تاریخ ہی اس دعویٰ کی سچائی کو ثابت کر سکتی ہے“، وہ آدمی درست تھا۔ تاریخ کی عظیم شخصیتیں خادم ہو چکی ہیں۔ جن لوگوں نے خدمت کرانے کی خواہش رکھی اور جن لوگوں نے جابر حاکم اور ہمیشہ سر بننے کی خواہش کی ان کو ہمیشہ شرم اٹھانی پڑی۔ یہاں تک کہ جن دولت مندوں نے اپنی دولت کو درست طور پر استعمال نہ کیا خدا نے ان کو بھی رد کیا۔ لیکن جب آپ تاریخ کو دیکھیں گے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ حقیقی طور سے عظیم شخص وہ تھے جنہوں نے دوسروں کی خدمت کی۔ تاریخ ان لوگوں کے لیے کبھی نعروہ تحسین بلند نہ کرے گی جن کے لیے بہت کچھ کیا گیا ہے۔ لیکن یہ ان لوگوں کی ہمیشہ تعریف کرے گی جنہوں نے دوسروں کے لیے بہت کچھ کیا۔ اب آئیے۔ اس بات کو ہم اپنے ساتھ نسلک کر کے دیکھیں۔ جس طرح ابن

آدم خدمت کرنے کے لیے نہیں بلکہ خدمت کرنے کے لیے آیا۔ اسی طرح ہمیں بھی وہی نمونہ اختیار کرتا ہے۔ جوں ہی وہ رسولوں کے پاؤں پر جھک کر ان کے تھکنے ہوئے اور گندے پاؤں کو دھوتا ہے تو آپ اس کی طرف دیکھیں۔ اس نے کہا ”کہ جو کچھ میں کرتا ہوں اب تم اسے نہیں سمجھتے لیکن بعد میں سمجھو گے۔ جو کچھ تم مجھے کرتے ہوئے دیکھتے ہو تھیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیے۔“ وہ خادم بن گیا تا کہ خدا اس کو سر بلند کرے۔ اور ایک دن مقدسوں کی عدالت کے وقت ہم اس کے منہ سے ان الفاظ کو سنیں گے، اے اچھے اور فادار نو کر شاباش خداوند کی خوشی میں شریک ہو۔ ہمیشہ خادم بنے رہنا مشکل ہے۔ لیکن جو دوسرے لوگوں کے لیے خرچ کرتے اور خرچ ہوتے ہیں ایک دن اس کے ساتھ تخت پر بیٹھیں گے۔ تب اس کی بڑی قدر کی جائے گی۔ آئیے۔ ہم صحیح سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک اپنے مالک کے لیے کام کریں۔ آئیے! ہم اس کے عجیب پیار اور محافظت کا ذکر کریں اور جب زندگی ختم ہو جائے اور زمین پر ہمارے کام تمام ہوں اور وہاں حاضری لے جائے گی تو میں وہاں پر حاضر پایا جاؤں۔

224-1 ”میں تیرے ایمان کو جانتا ہوں“ یہاں وہ اس طرح کلام نہیں کرتا۔ جس طرح اس نے پر گمن کی کلیسیاء کے ساتھ کیا کہ ”تعمیرے نام پر قائم رہتا ہے۔“ اب وہ اپنے نام کی بات نہیں کرتا۔ بلکہ ان کی وفاداری کی تعریف کر رہا ہے اور جب وہ ایسے کر رہا ہے تو وہ ان کے صبر کا بھی ذکر کرتا ہے۔ وفاداری اور صبر ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ حقیقت میں صبر و وفاداری کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ یعقوب کے خط میں یوں لکھا ہے۔ یعقوب 1:3 ”۔۔۔ تمہارے ایمان کی آزمائش صبر پیدا کرتی ہے۔“ اس کے علاوہ اور کوئی طریقہ نہیں جس سے ہم صبر پیدا کر سکیں۔ یہ صرف ہمارے ایمان کی آزمائش سے آتا ہے۔ رومیوں 3:5 میں لکھا ہے کہ ”مصیبت سے صبر پیدا ہوتا ہے۔“ یعقوب کے خط کے پہلے باب کی چوتھی آیت میں ہم دیکھتے ہیں کہ خدا ہمارے صبر کے کام کی تعریف کرتا ہے اور صبر کو اپنا پورا کام کرنے والے کام پورے اور کامل ہو جاؤ اور تم میں کسی بات کی کمی نہ رہے۔“ خدا کا ارادہ ہمارے لیے کاملیت ہے۔ اور وہ کاملیت صبر ہے۔ خدا کا انتظار کرنا اور خدا کے لیے انتظار کرنا، یہ ہمارے چال چلن کی تعمیر کا سلسلہ ہے۔ خدا نے تاریک زمانے کے ان مقدسوں کی کس اونچے انداز سے تعریف کی ہے۔ ان بڑوں کی طرح جنہیں ذبح خانوں کی طرف لے جایا جاتا ہے، صابر ہیں۔ انہوں نے بڑے پیار اور وفاداری کے ساتھ خدا کی خدمت کی۔ ان کی زندگی کا یہی مقصد تھا کہ اپنے خداوند کی خدمت کریں۔ ان کا صلد کس قدر بڑا ہوگا۔

224-2 ”میں تیرے کاموں کو جانتا ہوں اور یہ بھی کہ تیرے پچھلے کام پہلے کاموں سے زیادہ ہیں۔“ یہ یقیناً قابل تعریف ہے۔ جس طرح شہیدوں کی تعداد دن بڑھتی گئی۔ انہوں نے جانشناپی کے ساتھ کام کیا اور زیادہ سے زیادہ خدمت کی اور ان کا ایمان بڑھ گیا۔ یہ کس قدر دکھ کی بات ہے کہ افسیوں کے زمانے میں محبت کم ہو گئی۔ یقیناً دوسرے زمانوں میں محبت کے بڑھنے کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔ لیکن اس زمانہ میں جو سب زمانوں سے زیادہ تاریک ہے انہوں نے اس کی پہلے سے زیادہ خدمت کی۔ یہ کیسا سبق ہے خدا کے لیے اس محبت کی خدمت میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہوئی بلکہ اس میں ترقی ہوتی گئی۔ یہ بھید ہے۔ دشمن کو ہماری خدمت جو ہم خداوند کے لئے کرتے ہیں ٹیڑھی کرنے دیں، ہمارے حاصل خدمت میں اضافہ ہوگا۔ ”جب خوف زدہ لوگ خوف سے چلا رہے ہیں تو فتح کو پکارنے کا یہی وقت ہے۔“

224-3 میں تیرے کاموں کو جانتا ہوں۔ ”کہ تیرے پچھلے کام پہلے کاموں سے زیادہ ہیں،“ جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے کہ یہ زمانہ تاریک زمانہ ہے۔ کیونکہ یہ تو ارٹخ کے تمام زمانوں میں سب سے زیادہ تاریک ہے۔ یہ پوپ اینویسٹ سوم کا زمانہ تھا۔ جس نے دعویٰ کیا کہ ”وہ مسیح کا قائم مقام“۔ اور ”کلیسیا اور دنیا کا حاکم اعلیٰ“ ہے۔ اس نے مسیحی کلیسیاء کی اصلاح کے دوران کے تمام زمانوں سے زیادہ کشت و خون کا بازار گرم کیا۔ یہ بدکاری کا زمانہ اور کسی کی حکومت تھی۔ ساگیری میں سوم (III Sagarius) کی ایک داشتہ تھی اور اس نے پاپائی کواڑ (عبدات کے وقت گانے والوں کی منڈی) کو عورتوں اور مردوں کے ناجائز تعلقات اور حرماں پر بھر دیا۔ اور یوں پاپائی محل کو ڈاکوؤں کی کھوہ میں تبدیل کر دیا گیا۔ انستیتو سوم (III Anastasius) کو موروزیہ (Marozia) نے جو ساگیری میں کی داشتہ تھی گلا گھونٹ کر مردا دیا۔ جان گیارہوں (John XI) موروزیہ کا ناجائز بیٹا تھا۔ جان بارہوں موروزیہ کا پوتا تھا۔ اور اس نے یہاں اور کنوار یوں کی عصمت کو لوٹا اور عین زنا کاری کرتے وقت ایک عورت کے غصب ناک شوہر کے ہاتھوں مارا گیا۔ یہ

پاپائی اختلاف کا زمانہ تھا۔ کیونکہ دو پاپائی طبقے تھے جن میں سے ایک ایوی گنوں (Avignon) اور دوسرا روم کی جانب سے حکومت کرتا تھا۔ وہ ایک دوسرے سے جنگ کرتے اور لعنت بھیجتے تھے۔ یہ پوپ نہ صرف غیر اخلاقی جنسی کاموں (ناجائز بچوں کے باپ اور لوٹے بازی وغیرہ) کے مجرم تھے بلکہ سب سے اوپری بولی دینے والوں کے ہاتھ کہانت کے عہدے بیچنے کے مجرم بھی تھے۔

225-1 یہ زمانہ تھا۔ جس میں روشنی بڑی نقاہت کے ساتھ ٹھمٹماری تھی۔ تو بھی چند ایمانداروں نے بڑھتی ہوئی تاریکی میں زیادہ جوش کے ساتھ محنت کی۔ حتیٰ کہ زمانے کے خاتمے پر بہت سے لوگ اصلاح کی کوشش میں اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کی محنت اس قدر پر جوش تھی کہ انہوں نے آنے والے اصلاح کے لیے دورو یہ قطار بناؤالی۔ چنانچہ جس طرح کلام اس زمانے کے متعلق کہتا ہے کہ ”تیرے پچھلے کام یعنی (زمانے کے خاتمے) کا کلام پہلے کاموں سے زیادہ ہیں۔

225-2 افظُ تھوا تیرہ کے کئی مطلب ہیں۔ جن میں سے ایک ”مسلسل قربانی ہے“، بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ یہ عشاءِ رباني کے متعلق پیشگوئی ہے جو مسیح کی مسلسل قربانی کو پیش کرتی ہے۔ یہ ایک شاندار خیال ہے۔ لیکن اس کا مطلب خداوند کے سچے ایمانداروں کی زندگیوں اور محنت میں مسلسل قربانی بھی ہو سکتی ہے۔

225-3 یقیناً تھوا تیرہ کے یہ مقدسین فصل کا حاصل تھے۔ جوروج القدس اور ایمان سے معمور نیک اعمال کے لیے پیدا کیے گئے تھے۔ انہوں نے اپنی زندگیوں کو عنزینہ سمجھا بلکہ اپنا سب کچھ خداوند کے طور پر دے دیا۔

ملامت

225-4 مکاشفہ 20:2 ”پر مجھے تجھ سے یہ شکایت ہے کہ تو نے اس عورت ایزیل کو رہنے دیا ہے۔ جو اپنے آپ کو نبیہ کہتی ہے اور میرے بندوں کو حرام کاری کرنے اور بتوں کی قربانیاں کھانے کی تعلیم دے کر گمراہ کرتی ہے“

225-5 اب اس آیت کے ساتھ ہی آپ کی توجہ 23 ویں آیت کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں تاکہ جس حقیقت کو میں شروع سے بیان کرتا چلا آرہا ہوں آپ اسکی کی صداقت کو دیکھیں۔ ”اور اس کے فرزندوں کو جان سے مار دوں گا۔ اور سب کلیسیاوں کو معلوم ہو گا کہ گردوں اور دلوں کا جانچنے والا میں ہی ہوں“ میں ابتداء ہی سے کہتا چلا آرہا ہوں کہ اصل میں دو کلیسیا کیں ہیں۔ گوہ زمانے میں روح ان سے اسی طرح کلام کرتا چلا آرہا ہے۔ جیسے کہ وہ ایک ہی ہیں لیکن یہاں صاف طور بیان کیا گیا ہے کہ ان کلیسیاوں میں سے بظاہر کچھ ایسی ہیں جو اس بات سے واقف نہیں کہ وہی ایک ہے جو گردوں اور دلوں کا جانچنے والا ہے۔ اور اب ان پر ثابت کرنا چاہتا ہے کہ یہ وہی ہے۔ لیکن وہ کون سی کلیسیا کیں ہیں۔ جو اس سچائی سے واقف نہیں۔ بے شک یہ غیر حقیقی انگور ہے۔ کیونکہ حقیقی ایمان دار یقینی طور پر جانتے ہیں کہ عدالت خدا کے گھر سے شروع ہوگی۔ اور وہ خدا کا خوف رکھنے کی وجہ سے اپنے آپ کو جانچتے ہیں کہ ان کی عدالت نہ کی جائے۔

226-1 اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خدا ان کلیسیاوں کو اپنی کلیسیا کیں کیوں کہتا ہے جب کہ وہ غیر حقیقی انگور ہیں۔ اس کی اصلیت یہ ہے کہ وہ مسیحی ہیں لیکن وہ روحانی مسیحی نہیں وہ جسمانی مسیحی ہیں۔ وہ بے فائدہ اس کا نام لیتے ہیں۔ مرس 7:7 ”اور یہ بے فائدہ میری پرستش کرتے ہیں کیونکہ انسانی احکام کی تعلیم دیتے ہیں“، لیکن فی الواقع وہ مسیحی ہیں کیونکہ اس کے علاوہ وہ اور کیا ہو سکتے ہیں۔؟ ایک مسلمان، مسلمان ہے۔ اسلام اس کا مذہب ہے۔ اس کی پراوہ نہیں کہ وہ کس طرح کی زندگی بسر کرتا ہے۔ لیکن وہ قرآن کی تعلیم کو مانتا ہے۔ اسی طرح ایک مسیحی بھی جب تک اس حقیقت کو تسلیم کرتا ہے۔ کہ یہ نوع خدا کا بیٹا ہے، وہ کنواری سے پیدا ہوا ہے، مصلوب ہوا، مر گیا اور پھر زندہ ہو گیا۔ اور یہ کہ وہ بنی نوع انسان کا نجات دہنده ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

درحقیقت اودیکیہ کے زمانے میں ایسے لوگ ہو نگے۔ جو اپنے آپ کو مسیحی کہیں گے۔ گوہ مسیح یسوع کی اعلیٰ خوبیوں کے قائل ہو نگے تو بھی اس کی الوہیت

سے انکار کرنے کے حقوق کو محفوظ رکھیں گے۔ مسیحی سائنسدانوں نے پہلے ہی ایسا کیا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ ایک بہت بڑی بھی خوشخبری کو پیش کر رہی ہے۔ ایسا شخص نام کا مسیحی ہے اور کلیسیا سے تعلق رکھتا ہے لیکن وہ حقیقی اور روحانی ایماندار نہیں ہے۔ اس قسم کا ایماندار وہ ہے جو مسیح کے بدن میں شامل ہونے کا پتسمہ حاصل کر چکا ہے اور اس کا ممبر ہے۔ لیکن یاد رکھیں کہ یہ خدا کا انتظام ہے کہ کڑوے دانے گیہوں کے ساتھ ساتھ بڑھیں۔ اور ان کو اکھاڑا نہ جائے۔ یہ خدا کا حکم ہے۔ ان کے باندھنے اور جلائے جانے کا وقت آرہا ہے۔ لیکن ابھی نہیں۔

226-2 چنانچہ روح یہاں ملی جلی گروہ سے مخاطب ہے۔ ایک طرف تو وہ تعریف کر رہا ہے اور دوسری طرف وہ انکو ملامت کر رہا ہے۔ اس نے بتا دیا ہے کہ حقیقی ایماندار کے لیے کیا درست ہے۔ اب وہ خبردار کر رہا ہے کہ اگر جھوٹا نگور خداوند کے حضور راست باز بن کر کھڑا ہونا چاہتا ہے تو اسے کیا کرنا چاہیے۔

وہ عورت ایز بل

226-3 یعقوب رسول اس راستے کی نشاندہی کرتا ہے جس سے گناہ داخل ہوتا ہے۔ یعقوب 15:1-14 ”ہاں ہر شخص اپنی ہی خواہشوں میں گھنچ کر اور پھنس کر آزمایا جاتا ہے۔ پھر خواہش حاملہ ہو کر گناہ کو جنتی ہے اور گناہ جب بڑھ چکا تو موت پیدا کرتا ہے“، جو کچھ کلیسیائی زمانوں میں ہوتا آیا ہے یہ اس کی تصویر ہے جس طرح گناہ صرف احساسات سے شروع ہوا اسی طرح کلیسیا میں موت بھی بڑی سادگی کے ساتھ آئی اور نیکلیوں کے کاموں کی طرف بہت کم تو چہ دی گئی۔ کاموں کے بعد یہ ایک تعلیم کی صورت میں سامنے آئی اور تعلیم کے بعد اس نے ریاست کے اقتدار کو بغل گیر کیا اور بُت پرستی کو متعارف کرایا اور اب اس زمانے میں یہ اپنی نبی (استاد) کے پاس پہنچ گئی اور اب یہاں سے آگے بڑھتی جائے گی جب تک کہ یہ آگ کی جھیل میں داخل نہ ہو جائے کیونکہ یہی وہ جگہ ہے جہاں جا کر خاتمہ ہو گا یعنی دوسری موت۔

227-1 چوتھے زمانے میں خدا کی آواز اس نبی (ایز بل) کو ملامت کرتی رہی ہے۔ اس بات کو تصحیح کے لیے کہ خدا اس کو کیوں لعن طعن کرتا رہا ہے۔ ہمیں بابل میں سے اس کی تواریخ کو پڑھنا پڑے گا اور تب ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ اب کیا ہو رہا ہے۔

227-2 سب سے پہلی اور اہم بات جو ایز بل کے متعلق ہے وہ یہ ہے کہ وہ ابراہم کی بیٹی نہیں اور نہ ہی اس کو اسرائیل کے قبلیے میں کوئی داخلہ ملا جس طرح کہ موآب روت نے حاصل کیا۔ نہیں جناب! یہ عورت انبعل کی بیٹی تھی جو صیدا نہیں کا با دشا ہ تھا۔

1 سلاطین 31:16 اور یہ عختارات کا ہاں بھی تھا۔ اس نے اپنے پیش رو کو قتل کر کے بادشاہی کو حاصل کیا تھا۔ اس لیے ہم دیکھ سکتے ہیں کہ وہ ایک قاتل کی بیٹی تھی۔ (یہ بات یقینی طور پر قائن کی یاد کو تازہ کرتی ہے) جس طریقے سے وہ اسرائیل میں شریک ہوئی وہ خدا کے اس طریقے سے کوئی تعلق نہیں رکھتا تھا جو اس نے غیر قوموں کے داخلے کے لیے مقرر کر رکھا تھا۔ وہ صرف اخنی اب کے ساتھ جو کہ دس قبیلوں کا بادشاہ تھا شادی کرنے کے باعث داخل ہوئی۔ اب جس طرح کہ ہم نے دیکھا ہے کہ یہ ملاپ روحانی نہ تھا بلکہ سیاسی تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس عورت کے دل میں جوبت پرستی میں جا چکی تھی پچھے خدا کی پرستش کی کوئی خواہش نہ تھی۔ بلکہ اس کے برعکس وہ بنی اسرائیل کو خدا کی طرف سے موڑنے کے تسلیم شدہ خیال کے ساتھ وارد ہوئی۔ بنی اسرائیل کے دس قبلیے پہلے ہی جانتے تھے کہ سونے کے نچھرے کی پوچھ کرنا کیا ہے۔ تو بھی ان کو بت پرستی کے لیے بیچانے کیا تھا اس لیے کہ ابھی تک خدا کی پرستش ہوتی تھی اور شریعت کو تسلیم کیا جاتا تھا۔ لیکن اخنی اب کے ایز بل کے ساتھ بیاہ کر لینے کے بعد بت پرستی موت کی حد تک ترقی کر چکی تھی۔ اور یہ اس وقت ہوا جب یہ عورت عختارات اور ابعآل کے لیے تعمیر کردہ مندر کی کاہن بن بیٹھی تو بنی اسرائیل اپنی زندگی کے بحران میں داخل ہو گئے۔

227-3 اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے اب ہم یہ دیکھنا شروع کریں گے کہ خدا کا روح تھوا تیرہ کے زمانہ میں کیا چیز لا رہا ہے اور یہ اسی طرح اخنی اب نے ایز بل کے ساتھ شادی کر لی اور یہ اس نے مجھ سیاسی چالاکی سے کی کہ اس طریقے سے وہ اپنی بادشاہی کو مستحکم کر سکے۔ کلیسیا نے بھی ٹھیک اسی طرح کیا۔ جب اس نے کانسٹنٹنٹ کے زیر اثر شادی کی۔ گوانہوں نے اس میں روحانی ہوا بھرنے کی کوشش بھی کی لیکن وہ صرف سیاسی مقاصد کے لیے اکٹھے تھوا تیرہ کا کلیسائی زمانہ

ہوئے تھے۔

228-1 مجھ کو شخص قائل نہیں کر سکتا کہ کانسٹنٹانسِ ایک مسیحی تھا، وہ بت پرست تھا جو مسیحی پھندے کی مانند نظر آ رہا تھا۔ اس نے سپاہیوں کی ڈھالوں پر سفید صلیبیوں کو بنا لیا، وہ کلبس کے بھادروں کو کھڑا کرنے والا تھا۔ اس نے مقدس صوفیہ کے بینار پر صلیب کو نصب کر کر اس روایت کا آغاز کیا۔

228-2 یہ کانسٹنٹانسِ ایک نظریہ ہی تھا کہ سب کو کیجا کیا جائے۔ یعنی بت پرستوں کو، برائے نام مسیحیوں کو اور حقیقی مسیحیوں کو۔ چونکہ حقیقی مسیحی یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ جو لوگ خدا کے کلام سے دور چلے گئے ہیں کیا وہ واپس آ سکتے ہیں۔ اس لیے وہ اس اتحاد کے لیے کچھ آگے بڑھے۔ بظاہر ایسے معلوم ہونے لگا کہ وہ کچھ کامیاب ہوا ہے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ وہ انہیں واپس سچائی کے پاس نہیں لاسکتے تو وہ سیاسی ڈھانچے سے الگ ہو جانے کے لیے مجبور ہو گئے۔ اور جب انہوں نے ایسا کیا تو ان کو بدعتی قرار دے کر ستایا گیا۔

228-3 مجھے یہاں یہ بات کہنے دیں کہ ہمارے زمانے میں بھی ایسے ہی ہو رہا ہے۔ تمام لوگ باہم اکٹھے ہو رہے ہیں۔ وہ ایک ایسی بابل لکھ رہے ہیں جو یہودیوں، کیتوں اور پروٹستانٹ لوگوں کے لیے کارآمد ثابت ہو سکے۔ انکی اپنی ناسیہ کی کوسل ہے لیکن انہوں نے اس کو Ecumenical کلیسیائی کوسل کا نام دے رکھا ہے۔ اور کیا آپ کو علم ہے کہ یہ سب تنظیمیں کس کے خلاف برسر پیکار ہیں؟۔ وہ حقیقی پنچتی کا مثل لوگوں کے ساتھ جنگ کر رہی ہیں۔ میرا اشارہ پنچتی کا مثل تنظیم کی طرف نہیں بلکہ ان لوگوں کی طرف ہے جو اس لیے پنچتی کا مثل ہیں کہ وہ روح سے معمور ہیں اور ان کے پاس نشان اور عتیقیں ہیں اور وہ سچائی میں چلتے ہیں۔

228-4 جب اخی اب نے سیاسی مفاد کی خاطر ایزبل کے ساتھ بیاہ کیا تو اس نے اپنے پیدائشی حق کو پیچ دیا۔ بھائی آپ کسی تنظیم میں شامل ہو کر دیکھیں، آپ اپنے پیدائشی حق کو پیچ دیں گے۔ خواہ آپ اس کو تسلیم کریں یا کہ نہ کریں۔ ہر ایک پروٹستانٹ فرقہ جوان میں سے نکل کر پھر ان میں شامل ہو اس نے اپنا پیدائشی حق پیچ دیا اور جب آپ اپنے پیدائشی حق کو پیچ دیتے ہیں تو آپ عیسوی کی مانند ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد آپ چلا سکتے ہیں، تو بہ کہ سکتے ہیں لیکن کام نہیں بننے گا صرف ایک ہی بات ہے جو آپ کر سکتے ہیں، اور وہ یہ ہے کہ ”اے میری امت کے لوگو! اس میں سے باہر نکل آؤ اور اس کے گناہوں میں شریک نہ ہو“۔ اور اگر مجھے درست نہیں سمجھتے۔ تو مجھے اس بات کا جواب دیں کہ کوئی ذی روح مجھے بتا سکتا ہے کہ وہ کوئی کلیسیا یا تحریک ہے۔ جس نے منظم ہونے کے بعد کبھی بیداری حاصل کی ہو۔ اپنی تواریخ کو پڑھیں تو آپ کسی ایک کو بھی نہ پاسکیں گے۔

228-5 جب بنی اسرائیل نے روحانیت کو چھوڑ کر سیاست کو گلے لگایا تو یہ ان کے لیے آدمی رات کا وقت تھا۔ جب کلیسیاء نے ایسا کیا تو ناسیہ کے بھی آدمی رات کا وقت تھا۔ اور اب جو ہی کلیسیائیں باہم متحد ہو رہی ہیں تو یہ ان کے لیے بھی آدمی رات ہے۔

229-1 جب اخی اب نے ایزبل کے ساتھ بیاہ کیا۔ تو اس نے اسے اجازت دی کہ وہ ریاست کا پیسے لے کر عمارت اور بعل کی پرستش کے لیے دو وسیع عبادت گاہیں تعمیر کرائے۔ جو جگہ بعل کے لیے تیار کی گئی تھی وہ اس قدر بڑی تھی کہ اس میں تمام اسرائیل مجھ ہو کر عبادت کر سکتے تھے۔ جب کانسٹنٹانسِ اور کلیسیاء نے آپس میں بیاہ کر لیا تو اس نے کلیسیائی عمارتوں کو مذبح اور بُت نصب کرنے کے لیے دے دیا اور مذہبی حکومت جو پہلے ہی صورت پکڑ چکی تھی اس کو منظم کر دیا۔

229-2 جب ایزبل نے حکومت کی پشت پناہی حاصل کر لی تو اس نے لوگوں پر اپنانہ بہ مسلط کر دیا اور خدا کے خادموں اور کاہنوں کو قتل کر دیا۔ بدحالی کا یہ عالم تھا کہ ایلیاہ جو اپنے وقت کا پیا مبرحتا وہ بھی سوچنے لگا کہ وہ اکیلا ہی بچا ہے۔ لیکن خدا کے پاس سات ہزار اور بھی تھے جنہوں نے بعل کے آگے گھٹنے نہ جھکائے تھے۔ اور آج اس وقت پہنچت، میٹھوڑ سٹ اور پریس بڑی میشنوں کے اندر بھی ایسے لوگ ہیں جو باہر نکلیں گے اور خدا کے پاس واپس آئیں گے۔ یہاں میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں کبھی بھی لوگوں کے خلاف نہیں ہوا یہ صرف منظم جماعتوں کا طور طریقہ ہے جس کے میں خلاف ہوں۔ چونکہ خدا ان طریقوں سے نفرت کرتا ہے اس لیے مجھے ان کے خلاف ہونا پڑتا ہے۔

229-3 اب ذرا ایک منٹ کے لئے یہاں رُک جائیں اور ذرا اُس بات کی دُھرائی کریں جو ہم نے تھوا تیرہ میں پرستش کے متعلق کی ہے۔ میں نے کہا تھا

کہ وہ شہنشاہ کے ساتھ مل کر اپا لودیوتا کی (جو سورج دیوتا کے نام سے موسم ہے) پرستش کرتے تھے۔ اس اپا لوکو برائیوں کا روکنے والا دیوتا کہا جاتا تھا۔ اُس نے رُبائی کو لوگوں میں سے دور کیا اُس نے ان کو برکت دی۔ اور وہ ان کے لیے ایک حقیقی دیوتا تھا۔ وہ لوگوں کو سکھانے والا سمجھا جاتا تھا۔ اُس نے لوگوں کو عبادت کے طور طریقے، مندروں کے حقوق، دیوتاؤں کی خدمت، قربانیوں، موت اور موت کے بعد کی زندگی کے متعلق بتایا۔ یہ سب کچھ اُس نے ایک عورت کے ذریعے کیا جو وجود کی اب ذرا ایک منٹ کے لئے یہاں رُک جائیں اور ذرا اُس بات کی دُھرائی کریں جو ہم نے تھوا تیرہ میں پرستش کے متعلق کی ہے۔ میں نے کہا تھا کہ وہ شہنشاہ کے ساتھ مل کر اپا لودیوتا کی (جو سورج دیوتا کے نام سے موسم ہے) پرستش کرتے تھے۔ اس اپا لوکو برائیوں کا روکنے والا دیوتا کہا جاتا تھا۔ اُس نے رُبائی کو لوگوں میں سے دور کیا اُس نے ان کو برکت دی۔ اور وہ ان کے لیے ایک حقیقی دیوتا تھا۔ وہ لوگوں کو سکھانے والا سمجھا جاتا تھا۔ اُس نے لوگوں کو عبادت کے طور طریقے، مندروں کے حقوق، دیوتاؤں کی خدمت، قربانیوں، موت اور موت کے بعد کی زندگی کے متعلق بتایا۔ یہ سب کچھ اُس نے ایک عورت کے ذریعے کیا جو وجود کی حالت میں ایک تپائی پر بیٹھا کرتی تھی۔ کیا آپ اسے دیکھ سکتے ہیں؟ یہاں ایز بل نامی ایک نبیہ ہے۔ جو لوگوں کو سکھارہی ہے۔ اور اُس کی تعلیم خُدا کے خادموں کو گمراہ کر کے ان سے حرام کاری کروارہی ہے۔ حرام کاری کا مطلب ہے بتوں کی پوجا۔ یہ اس کا روحانی مطلب ہے۔ یہ ایک غیر قانونی میلاپ ہے۔ اخی اب اور کانٹھا نہ دونوں کا ملاپ غیر قانونی تھا۔ دونوں نے روحانی حرام کاری کی۔ اور ہر ایک حرام کار آگ کی جھیل میں ڈالا جائیگا۔ خُدانے ایسا کہا ہے چونکہ عورت کلیسیا کو ظاہر کرتی ہے

229-4 اس لیے کیتھولک کلیسیا کی تعلیم خُدا کے کلام سے مخرف ہے۔ پوپ نے جو جدید زبان میں اپا لوکی حیثیت رکھتا ہے لوگوں کو بتوں کے ساتھ فسلک ہونا سکھایا ہے۔ رومی کلیسیا اب لوگوں کے لیے ایک جھوٹی نبیہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ کیونکہ اُس نے لوگوں سے خُدا کا کلام چھین کر انہیں گناہوں کی معافی اور خُدا کی برکات کو حاصل کرنے کے لیے اپنے نظریات پیش کئے ہیں۔ اور پریسٹ غیر مشروط طور پر یہاں تک آگے بڑھ چکے ہیں کہ اب ان کا اختیار صرف زندگی پر ہی نہیں بلکہ موت پر بھی ہے۔ وہ اپنی طرف سے سکھاتے ہیں کہ رہوں کے پاک ہونے کی بھی ایک جگہ ہے جسے وہ بربخ کے نام سے پکارتے ہیں۔ لیکن آپ اسے خُدا کے کلام میں نہیں پاسکتے وہ سکھاتے ہیں کہ دُعا کیں، عشاۓ ربانی اور پتسمہ آپ کو بربخ سے نکال کر فردوس میں داخل کر سکتا ہے سارا نظام جو اس تعلیم پر قائم کیا گیا ہے جھوٹا ہے۔ اس کی بُنیاد خُدا کے کلام کے مکافیہ پر نہیں بلکہ غلط تعلیم کی بہرے جانے والی ریت پر ہے۔

230-1 کلیسیا ایک منظم جماعت میں فرقے کی صورت اختیار کر گئی اور بالآخر غلط تعلیم کے چکر میں پھنس گئی۔ یہ سچ ہے۔ رومی کیتھولک یا ایمان نہیں رکھتے کہ خُدا اپنے کلام میں ہے۔ نہیں جناب۔ اگر ان کا ایسا ایمان ہوتا تو وہ توبہ کر کے اس کی حمایت کرتے۔ ان کا کہنا ہے کہ خُدا اپنی کلیسیا میں ہے۔ یہ بات با بل کو کیتھولک کلیسیا کی تواریخ بنا کر کر دیتی ہے۔ لیکن یہ اس طرح نہیں ہے۔ ویکھیں کہ انہوں نے پانی کے پتیسے کی کیا تعلیم بنائی ہے۔ انہوں نے اسے مسیحی پتیسے سے بدل کر بُت پرستوں کے القابوں کے ساتھ ملا دیا ہے۔ آئیے میں آپ کو ایک تجربہ بتاؤں۔ جو مجھے کیتھولک مناد کے ساتھ گفتگو کرتے وقت حاصل ہوا۔ ایک لڑکی جس کو میں نے پتیسہ دیا تھا وہ بارہ کیتھولک بن گئی۔ اس لیے اُس کا پریسٹ مجھ سے بات کرنا چاہتا تھا۔ اُس نے پوچھا کہ اُس لڑکی نے کس قسم کا پتیسہ لیا ہے۔ میں نے بتایا کہ میں نے اسے مسیحی پتیسہ دیا ہے۔ جسے میں اب تک جانتا ہوں میں نے اسے خُداوند یسوع مسیح کے نام میں پانی میں دفن کیا ہے۔ کاہن نے مجھے بتایا کہ کسی وقت کیتھولک کلیسیا بھی اسی طرح کیا کرتی تھی۔ میں نے پوچھا کہ کیتھولک کلیسیا نے کب ایسا کیا۔ کیونکہ میں نے کیتھولک کلیسیا کی تواریخ پڑھی ہے اور میں نے ایسا کہیں نہیں دیکھا۔ اُس نے کہا کہ یہ با بل میں پایا جاتا ہے اور کیتھولک کلیسیا کو یسوع نے منظم کیا ہے۔ میں نے اُس سے پطرس کے بارے میں پوچھا کہ اُس کے خیال کے مطابق وہ پہلا پوپ تھا یا نہیں۔ اُس نے بڑے جوش کے ساتھ کہا کہ پطرس پہلا پوپ تھا۔ میں نے اُس سے اُن دُعاویں کے متعلق دریافت کیا جو عشاۓ ربانی کے وقت لا طینی زبان میں پڑھی جاتی ہیں تاکہ اس بات کی پوری تسلی ہو کہ وہ درست ہیں اور کبھی تبدلی نہ ہو گی۔ اُس نے کہا کہ یہ درست بات ہے۔ میں نے اسے بتایا کہ میں سوچتا ہوں کہ کیتھولک لوگ اپنے ابتدائی نظریات سے

بہت دور ہٹ گئے ہیں۔ میں نے اُسے یہ بھی کہا کہ اگر کیتوں کی حقیقت میں اعمال کی کتاب پر یقین رکھتے ہیں تو پھر میں پُرانی طرز کا کیتوں کیتوں ہوں۔ اُس نے کہا کہ باقبال کیتوں کاریکارڈ ہے اور خدا کلیسیا کے اندر تھا۔ میں اُس کے ساتھ متفق نہ ہوا۔ اس لیے کہ خدا اپنے کلام میں ہے۔ خدا سچا ہے اور ہر ایک آدمی جھوٹا۔ اگر آپ اس کتاب میں کچھ اضافہ کریں یا اس میں سے کچھ نکال لیں تو خدا نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اضافہ کرنے والوں پر آفتین نازل کرے گا اور اس میں سے کچھ نکالنے والوں کا حصہ کتاب حیات میں سے نکال دے گا۔ مکافہ 22 باب۔

231-1 ذرا مجھے یہ بتانے دیں کہ رومن کیتوں کلیسیا کس طرح مانتی ہے کہ خدا اپنے کلام کی بجائے کلیسیا میں ہے۔ یہاں پوپ جان ٹینسوس کی ڈائری کا کچھ حصہ تحریر کیا جاتا ہے۔ ”ان تین سالوں کے اندر پوپ ہونے کی حیثیت سے جو تجربہ مجھے حاصل ہوا ہے میں نے بڑے خوف کے ساتھ کا پتے ہوئے اس خدمت کو خداوند کی مرضی کے تابع ہو کر قبول کیا ہے جو مجھے کارڈنیل کے مقدس کالج کے ذریعے سونپی گئی ہے اور اس قاعدے کی گواہی دیتی ہے اور یہ مجھے اس کے تابع رہنے اور مستقبل کے بارے میں مکمل سکون کے لیے خدا پورا بھروسہ رکھنے کا جواز مہیا کرتی ہے۔“ اُس پوپ نے کہا کہ خدا نے اپنی مرضی کو ظاہر کرنے کے لیے کلیسیا کے ذریعے کلام کیا۔ یہ کس قدر جھوٹ ہے۔ خدا اپنے کلام میں ہے اور اپنی مرضی ظاہر کرنے کے لیے کلام کے ذریعے بات کرتا ہے۔ وہ یہ بھی کہتا ہے کہ اُس نے انسان کی بات پر کمبل بھروسہ کیا اور ایسے بڑے سکون کے ساتھ تسلیم کیا یہ خوبصورت توکھائی دیتا ہے۔ لیکن یہ مکمل جھوٹ ہے جیسا کہ باغِ عدن کی بغاوت۔

231-2 آئیے اب مکافہ کے ستر ہوں باب میں چلیں اور اُس عورت کو دیکھیں یعنی ایک ایسی کلیسیا کو جو خدا کے کلام کی بجائے جھوٹی پیشگوئیوں پر زندگی گزار رہی ہے۔ پہلی آیت میں خدا اُسے بڑی کبھی کہہ کر پُکارتا ہے۔ وہ کیوں کبھی ہے؟ اس لیے کہ وہ زنا کاری کر رہی ہے۔ اُس نے لوگوں کو اسی بات کی طرف لگادیا ہے۔ زنا کاری کا کیا علاج ہے؟ خدا کا کلام۔ یہ عورت اس لیے کبھی ہے کہ اُس نے خدا کے کلام کو چھوڑ دیا ہے۔ یہ بہت سے پانیوں پر جس کا مطلب ہے لوگوں کی بھیڑ پہنچی ہوئی ہے۔ لازمی طور پر یہ جھوٹی کلیسیا ہے۔ اس لیے کہ خدا کی کلیسیا قلیل ہے۔ اس کو پانے والے تھوڑے ہیں۔

231-3 غور کریں کہ وہ خدا کی نظروں میں کس طرح دکھائی دے رہی ہے گوہ لوگوں کو کتنی ہی خوبصورت کیوں نہ دکھائی دے۔ وہ اپنی حرام کاری کی نئے کے نشہ میں ہے۔ وہ شہیدوں کے خون سے متواہی تھی۔ ایزبل کی طرح جس نے نبیوں اور کاہنوں کو قتل کیا اور خدا کے جن لوگوں نے بعل کے آگے گھٹنے نہ جھکائے اُن کو بر باد کیا۔ اور ٹھیک یہی بات کیتوں کی۔ جن لوگوں نے پاپائی حکومت کے آگے سرنه جھکایا، اُس نے اُن کو قتل کر دیا۔ جن لوگوں نے انسان کی باتوں کی بجائے خدا کے کلام کی طرف توجہ کی اُن کو ظالمانہ انداز سے موت کی گھاٹ اُتار دیا گیا۔ لیکن یہ کلیسیا جوموت دینے والی تھی اسے موت کے حوالے کر دیا گیا۔ وہ بذات خود مرد تھی لیکن وہ اُس سے واقف نہ تھی۔ اُس میں کوئی زندگی نہ تھی اور نہ ہی اُس میں کبھی کوئی نشان ظاہر ہوا۔

توبہ کرنے کی مہلت

231-4 مکافہ 21 باب 2 آیت ”میں نے اُس کو توبہ کرنے کی مہلت دی مگر وہ اپنی حرام کاری سے توبہ کرنا نہیں چاہتی“۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ کلیسیا اُخی اب سے بھی زیادہ بد کار تھی؟ کیا آپ جانتے ہیں کہ اُخی اب نے تھوڑی دریکے لیے توبہ کی اور کچھ عرصہ تک خدا کے سامنے حلیم بنا رہا؟ لیکن یہ بات رومن کیتوں کی بابت نہیں کہی جاسکتی۔ اُس نے کبھی توبہ نہیں کی بلکہ جس کسی نے بھی اس کو توبہ کی طرف مائل کرنے کی کوشش کی اُس نے اُسے بہت بُرے انداز سے بر باد کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ ایک تواریخی حقیقت ہے۔ خدا ہر زمانے میں صرف اپنے پیغمبروں کو ہی کھڑا نہیں کرتا رہا بلکہ اُس نے اُن پیغمبروں کے لیے بعض مدگاروں کو بھی کھڑا کیا۔ اُس نے ہر زمانے کو بعض ایسے لوگ دیئے جنہوں نے کلیسیا کو خدا کی طرف موڑنے کے لیے سب کچھ کیا۔

خُد اُنے یقیناً اُسے توبہ کرنے کی مہلت دی لیکن کیا اُس نے کبھی توبہ کی یا کبھی اُس نے اپنے بچلوں سے ثابت کیا ہے کہ اُس نے توبہ کی ہے؟ نہیں جناب۔ اُس نے نہ کبھی کی ہے اور نہ کبھی کرے گی۔ وہ متواں ہو چکی ہے وہ روحانی باتوں کے بارے میں اپنے حواس کھو بیٹھی ہے۔

232-1 اس بات سے اپنے آپ کو کسی خلل میں نہ ڈالیں اور یہ سوچنا نہ شروع کریں کہ رومان کلیسیا نے مقدس لوگوں کے قتل سے توبہ کی ہے۔ کیونکہ وہ اب پروٹستنٹ لوگوں کو اپنے ساتھ ملانے کے لیے ایسے قانون بنایا ہے جس سے وہ اس کے نزدیک آ سکتیں۔ اُس نے ایک مرتبہ بھی معافی نہیں مانگی کہ جو کچھ اُس نے کیا ہے وہ غلط ہے اور نہ ہی وہ بھی ایسا کرے گی۔ اس کی پرواہ نہیں کہ اس وقت وہ کتنی ہی اچھی دکھائی دے رہی ہے۔ تو بھی وہ لوگوں کو قتل کرنے کے لیے اٹھ کھڑی ہو گی کیونکہ موت اس کی گرے ہوئے غیر تائب دل میں رچی ہوئی ہے۔

کسبی کی سزا

232-2 مکافہ 22:2 "دیکھ میں اس کو بستر پر ڈالتا ہوں اور جو اس کے ساتھ زنا کرتے ہیں اگر وہ اس کے کاموں سے توبہ نہ کریں تو ان کو بڑی مصیبت میں پھنساتا ہوں اور اس کے فرزندوں کو جان سے مار دوں گا۔ اور سب کلیسیاؤں کو معلوم ہو گا کہ گردوں اور دلوں کو جانچنے والا میں ہی ہوں اور میں تم میں سے ہر ایک کو اس کے کاموں کے موافق بدلہ دوں گا۔"

232-3 کیا اس عورت کے بچے ہیں؟ اور وہ کسبی ہے؟ اگر یہی صورتحال ہے کہ اس کے فاحشہ پن کے عمل کے باعث اس کے فرزند ہیں تو جیسا کہ کلام نے کہا ہے اس کو لازمی طور پر آگ کے اندر جانا ہو گا۔ یہ بالکل درست ہے یہ اس کا خاتمه ہے کیونکہ وہ آگ کے اندر جائی جائے گی اور اس کا خاتمه آگ کی جھیل میں ہو گا لیکن ایک لمحہ کے لیے ٹھہریے اور ان بچوں کے متعلق سوچیں بچے عورت ہی سے پیدا ہوتے ہیں یہ بات صاف طور پر عیاں ہے کہ اس عورت کے بچے ہیں جو اس میں سے پیدا ہوئے لیکن انہوں نے وہی کام کیے جو ان کی ماں نے کیے مجھے کوئی ایک کلیسیا دکھائیں جو بھی کسی تنظیم سے نکلی ہو اور وہ پھر انہی کے درمیان نہ گئی ہوا یہی ایک بھی نہیں لو تھرنا باہر نکلے لیکن جلد ہی انہوں نے اپنے آپ کو منظم کر لیا اور آج وہ ایسے ہیں جیسے انہوں نے اپنے ہاتھ عالمگیر کلیسیائی تحریک داستانوں میں ڈال رکھے ہیں میتوحہ ڈسٹ بابر نکلے لیکن انہوں نے بھی اپنے آپ کو منظم کر لیا پہنچی کا مثل بھی باہر نکلے لیکن انہوں نے بھی اپنے آپ کو منظم کر لیا لیکن علیحدہ ہونے والوں کا ایک اور بھی گروہ ہے۔ لیکن خداوند کا شکر ہو کہ وہ منظم نہ ہونگے اس لیے کہ وہ سچائی کو جانتے ہیں اور وہ گروہ آخری دنوں میں مُسح کی دہن ہو گی۔

233-1 یہاں کہا گیا ہے کہ اس فاحشہ کے بچے تھے۔ لیکن یہ کون تھے؟ یہ بیٹیاں تھیں۔ کیونکہ یہ کلیسیا میں تھیں۔ جو بالکل اسی کی مانند تھیں یہاں ایک ہی دلچسپ نقطہ ہے۔ اخی اب اور ایزبل کی بھی ایک بیٹی تھی۔ اس بیٹی نے یہ سوپ ط کے ساتھ شادی کی۔ اور 2 سلاطین 16:8 میں لکھا ہے کہ ”یہورام بھی اپنے سسر کی راہوں پر چلا“۔ اس شادی کی وجہ سے وہ بھی بت پرستی میں شریک ہو گیا۔ اس نے خدا پرست اور خدا کا خوف رکھنے والے یہودا کو بت پرستی میں ڈال دیا۔ یہی وہ بات ہے جو ان بیٹی کلیسیاؤں نے کی ہے۔ انہوں نے سچائی کے ساتھ شروع کیا، اور تنظیموں کے ساتھ شادی کر کے کلام کو رسم رواج کے لیے چھوڑ دیا گیا۔ عبرانیوں 7:13 میں یوں لکھا ہے کہ ”جو تمہارے پیشوای تھے اور جنہوں نے تمہیں خدا کا کلام سنایا انہیں یاد رکھو“۔ انگریزی زبان میں یہ اس طرح ہے کہ ”جنہوں نے تمہیں خدا کا کلام سنایا۔ ان کے تابع ہو جاؤ“۔ یہ کلام ہے جو ہم پر حکمرانی کرتا ہے نہ کہ انسان۔ اب مرد شوہر ہونے کی حیثیت سے عورت کا سر ہے۔ وہ عورت پر حکومت کرتا ہے۔ کلیسیا کو بھی عورت کے ساتھ تشبیہ یہ دی گئی ہے۔ اور اس پر کلام حکومت کرتا ہے۔ یہوں کلام ہے اگر وہ کلام کو رد کر کے کسی اور کو حاکم تسلیم کرتی ہے۔ تو وہ زنا کا رہے۔ آپ مجھے کسی ایسی کلیسیا کا نام بتائیں۔ جس نے رسم و رواج کی خاطر کلام کو نہ چھوڑا ہو۔

یہ زنا کار ہیں۔ جیسی مار ویسی بیٹی۔

233-2 کبھی اور اس کے بچوں کی کیا سزا ہوگی؟ یہ دو قسم کی ہوگی پہلے اس نے کہا ہے کہ ”میں اس کو بستر پر ڈالتا ہوں“، بائیسویں آیت کے آخری حصے کے مطابق یہ مصیبتوں کا بستر یا عظیم مصیبتوں ہوگی۔ یہ بالکل وہی بات ہے کہ یسوع نے بتی۔ 13:25 کی 13 ویں آیت میں کہی ہے۔ یہاں دس کنواریوں کا ذکر ہے پانچ عقول مندوں کے پاس تیل یعنی روح القدس تھا لیکن پانچ کے پاس نہ تھا جب شور مچا کہ ”دیکھو دلہا آتا ہے“، تو بے وقوف تیل کی تلاش میں نکل کھڑی ہو گئیں۔ جبکہ عقل مندوں کے جشن میں شریک ہو گئیں۔ یہی بات ان لوگوں کے ساتھ بھی ہوگی جو اوپر نہ اٹھائے جائیں گے۔ یہی وہ بات ہے جو کبھی اور اس کی بیٹیوں پر واقع ہوگی پھر وہ کہتا ہے کہ وہ ان کو جان سے مارے گا یا جس طرح کہ اس کا لفظی ترجمہ ہے کہ ”ان کو موت کے ذریعے جان سے مارے گا“، یہ عجیب کہاوت ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس شخص کو پھانسی پر لٹکا کر موت کے لحاظ اتار دیا جائے۔ یا بھلی یا کسی اور چیز کے ذریعے لیکن یہاں لکھا ہے کہ ان کو موت کے ذریعے جان سے مارا جائے گا موت بذاتِ خود ان کو جان سے مارنے کا سبب ہے۔ چونکہ میں یہ بات آپ کو صاف طور پر دکھانا چاہتا ہوں اس لیے میں ایزبل کی بیٹی کا یہوداہ کے گھرانے سے بیا کر کے انکوبت پرستی کی طرف مائل کر کے خدا کی طرف سے موت لانے کا جواز پیدا کرنے کی مثال پیش کروں گا۔ یہی وہ کام ہے جو بلعام نے بھی کیا۔ اس طرح ایزبل اپنی بہت پرستی کے ساتھ سامنے آئی یہوداہ خدا کی درست طور پر عبادت کرتا اور خدا کے کلام کے زیر سایہ زندگی بسر کرتا ہا چنانچہ ایزبل نے اپنی بیٹی کا یہورام کے ساتھ بیاہ کر دیا جس وقت ایسا ہوا یہورام نے لوگوں کو بت پرستی کی طرف لگادیا اور شادی کرتے ہی یہوداہ ختم ہو گیا روحانی موت آئی اسی طرح جوں ہی روم کی پہلی کلیسیا نے اپنے آپ کو منظم کیا وہ مرگی لوقحن لوگوں نے بھی جو بیٹی اپنے آپ کو منظم کیا وہ مرگ لئے آخر میں ہمیتی کا سلسل آئے اور انہوں نے بھی اپنے آپ کو منظم کر لیا ان سے بھی روح القدس جدا ہو گیا۔ گوہ اس کو تسلیم نہیں کرتے لیکن وہ جدا ہو گیا وہ ملáp موت کو لایا ہے۔ اس کے بعد خدا کی وحدانیت کی روشنی نمودار ہوئی۔ انہوں نے ابھی اپنے آپ کو منظم کر لیا۔ اور وہ بھی مر گئے۔ پھر 1943ء میں خدا کی آگ اور ہائیوریا کے کنارے نازل ہوئی۔ اور ایک عالمی شفا سیہ بیداری آئی۔ لیکن یہ کسی تنظیم کے ذریعے نہ آئی۔ خدا بینیتی کا سلسل لوگوں نے نکل گیا۔ وہ تنظیموں میں سے نکل گیا۔ اور آئندہ بھی وہ تنظیموں میں سے باہر رہے گا۔ خدا مردوں کے ذریعے کام نہیں کر سکتا۔ وہ صرف زندہ ممبران کے ذریعے ہی کام کر سکتا ہے۔ اور یہ زندہ ممبر بابل سے باہر رہ رہے ہیں۔

234-1 چنانچہ آپ دیکھتے ہیں کہ ”موت“ یا تنظیم کے آتے ہی کلیسیا کی موت واقع ہوئی یا اس سے اور زیادہ صاف کرنے کی خاطر میں کہوں گا۔ کہ جہاں کچھ عرصہ پیشتر زندگی کا راز تھا باب وہاں موت نے بسیرا کر لیا ہے جس طرح اصلی حوانی نوع انسان پر موت لانے کا سبب بنی اسی طرح اب تنظیم موت کو لے آئی ہے۔ کیونکہ تنظیم دو ہری خرابی کا باعث بنی یتمنی کلیسیوں کے نظام اور بلعامی نظام کی جس کی ایزبل نبیتی نے تشویش کی ہے جو اکو سانپ کے ساتھ ہی ان کے ہولناک فعل کے باعث جلایا جانا چاہیے تھا۔ لیکن آدم نے بیچ میں مداخلت کر کے اسے اپنے لیے قبول کر لیا۔ اور اس طرح وہ بیچ گئی لیکن جب یہ شیطانی مذہب اپنے وقت کے اختتام کو پہنچ گا تو اس کے ساتھ کھڑا ہونے والا کوئی نہ ہو گا اور وہ اپنے بہ کانے والے کے ساتھ جلائی جائے گی، کیونکہ کبھی اور اسکی اولاد اور مختلف مسیح اور شیطان کا حصہ آگ اور گندھک کی جھیل میں ہو گا۔

234-2 یہاں میں اپنے مضمون پر پیش فدمی کروں گا مجھے چاہیے کہ یہ حصہ آخری زمانے کی کلیسیا پر پیش کروں لیکن اسے یہاں شامل کرنا بالکل درست معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ تنظیموں اور جو کچھ ان کے ذریعے ہو رہا ہے۔ اس کا بیان بڑی صفائی سے کرتا ہے، اور میں آپ لوگوں کو خبردار کرنا چاہتا ہوں۔ مکاشفہ 13:1 اور سمندر کی ریت پر جا کھڑا ہوا۔ اور میں نے ایک حیوان کو سمندر میں سے نکلتے ہوئے دیکھا۔ اس کے دس سنگ اور سات سر تھے، اور اس کے سینگوں پر دس تاج اور اس کے سروں پر کفر کے نام لکھے ہوئے تھے، اور جو حیوان میں نے دیکھا۔ اسکی شکل تندوے کی سی تھی اور پاؤں ریچھ کے سے، اور منہ بہر کا اور اس اڑدہانے اپنی قدرت اور اپنا اختیار اسے دے دیا اور میں نے اس کے سروں میں سے ایک پر گویا زخم کاری لگا ہوا دیکھا مگر اس کا زخم کاری اچھا ہو گیا، اور ساری دنیا تعجب کرتی ہوئی اس حیوان کے پیچھے ہو لی اور جو کہ اس اڑدہانے اپنا اختیار اس حیوان کو دے دیا تھا اس لئے انہوں نے

اڑدہا کی پرستش کی اور اس حیوان کی بھی یہ کہہ کر پرستش کی کہ اس حیوان کی مانند کون ہے؟ کون اس سے لڑکتا ہے اور بڑے بول بولنے اور کفر بکنے کے لئے اسے ایک منہ دیا گیا اور اسے بیالیں مینے تک کام کرنے کا اختیار دیا گیا اور اس نے خدا کی نسبت کفر بکنے کے لئے منہ کھولا کہ اس کے نام اور اس کے نیمہ یعنی آسمان کے رہنے والوں کی نسبت کفر بکے اور اسے یہ اختیار دیا گیا کہ مقدسوں سے بڑے اور ان پر غالب آئے اور اسے ہر قبیلہ اور امت اور اہل زبان اور قوم پر اختیار دیا گیا اور زمین کے وہ سب رہنے والے جن کے نام اس بڑے کتاب حیات میں لکھنہیں گئے جو بنائے عالم کے وقت سے ذنگ ہوا ہے اس حیوان کی پرستش کریں گے۔

جس کے کان ہوں وہ سُنے جس کو قید ہونے والی ہے وہ قید میں بڑے گا جو کوئی توار سے قتل کرے گا وہ ضرور توار سے قتل کیا جائے گا مقدسوں کے صبر اور ایمان کا یہی موقع ہے۔

پھر میں نے ایک اور حیوان کو زمین میں سے نکلتے ہوئے دیکھا اس کے بڑے کے سے دو سینگ تھے اور اڑدہا کی طرح بولتا تھا اور یہ پہلے حیوان کا سارا اختیار اسکے سامنے کام میں لاتا تھا اور زمین اور اس کے رہنے والوں سے اس پہلے حیوان کی پرستش کرتا تھا۔ جس کا زخم کاری اچھا ہو گیا تھا، اور وہ بڑے بڑے نشان دکھاتا تھا۔ یہاں تک کہ آدمیوں کے سامنے آسمان سے زمین پر آگ نازل کر دیتا تھا، اور زمین کے رہنے والوں کو ان نشانوں کے سبب سے جن کے اس حیوان کے سامنے دکھانے کا اس کا اختیار دیا گیا تھا۔ اس طرح گمراہ کر دیتا تھا، کہ زمین کے رہنے والوں سے کہتا تھا کہ جس حیوان کے توارگی تھی۔ اور وہ زندہ ہو گیا۔ اس کا بت بناو۔۔۔ تا کہ وہ حیوان کا بت بولے بھی، اور جتنے لوگ اس حیوان کے بت پرستش نہ کریں۔ ان کو قتل بھی کرائے اور اس نے چھوٹے بڑوں۔ دولمندوں اور غریبوں۔ آزادوں اور غلاموں کے دہنے ہاتھ یا ان کے ماتھے پر ایک ایک چھاپ کر اودی۔ تا کہ اس کے سوا جس پر نشان یعنی اس حیوان کا نام یا اس کے نام کا حد دہو۔ وہ اس حیوان کا عدد گن لے۔ کیونکہ وہ آدمی کا عدد ہے۔ اور اس کے مدد چھوچھیا سٹھ ہے۔

235-1 یہ باب رومن کیتھولک کلیسیا کی قوت اور جو کچھ یہ منظم جماعتوں کے ذریعے کرے گی۔ اس کو ظاہر کرتا ہے۔ یاد کھیں کہ یہ جنگلی انگور ہے۔ اسے خداوند کا نام لینے دیں۔ لیکن یہ غلط بیانی کرتی ہے۔ اس کا سر براد خداوند نہیں بلکہ شیطان ہے۔ بالآخر اس کی شاخت اس حیوان کے ساتھ ہو گی۔ اور جو کسی حیوان پر بیٹھی ہوئی ہے صاف طور پر ظاہر کرتی ہے کہ اس کی قوت طاقت کا دیوتا (شیطان) نہ کہ ہمارا خدا خداوند یوسع متع۔

236-1 17 ویں آیت صاف طور پر عیاں کرتی ہے۔ کہ وہ زمین کی ساری تجارت کو اپنے قبضے میں لے لے گی۔ اس لیے کہ اس کے بغیر کوئی شخص خرید و فروخت نہ کر سکے گا۔ اس کا ذکر مکافہ 17:9-18:1 میں بھی کیا گیا ہے۔ جہاں اس کے تعلقات باشدہ ہوں۔ شہزادوں اور تاجر و ملک اور ان سب کے ساتھ دکھائے گئے ہیں۔ جن کا واسطہ روم اور اس کی تجارت کے ساتھ ہے۔

236-2 مکافہ 14:13 میں ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ حیوان اپنا اثر و رسوخ اس بہت کے ذریعے پھیلاتا ہے۔ جو اس کے لیے بنایا گیا ہے۔ یہ بت عالمگیر کلیسیائی برادری (ولڈ کنسل آف چرچ) ہے۔ جس میں تمام منظم کلیسیا میں رومن کیتھولک کے ساتھ متعدد ہوں گی۔ (حتیٰ کہ وہ اب ایسا کر رہی ہیں) یہ بھی ممکن ہے کہ یہ اتحاد بیرونی غرض (اشرائیت) کے زور کو روک دے۔ لیکن اشتراکیت کو بونوک نظر کی طرح کھڑا کیا گیا ہے۔ کہ وہ کسی کے گوشت کو جلا دے۔ روم کو مغلوب کر کے بر باد کر دیا جائے گا۔ اس بات کو یاد کھیں جہاں کہیں بھی رومی کلیسیا گنی وہاں اشتراکیت نے اس کا پچھا کیا ہے، اور اسے اس طرح ہونا بھی چاہیے اور میں آپ کو خبردار کرنا چاہتا ہوں کہ یہ نہ سوچیں کہ صرف اشتراکیت ہی آپ کی دشمن، ہے نہیں جناب۔ یہ کیتھولک کلیسیا ہے۔

236-3 اب آئیے۔ مکافہ 4:13 کو پڑھیں اور اس کا مقابلہ مکافہ 5:1-12 کے ساتھ کریں۔ مکافہ 4:13 (اور سمندر کی ریت پر جا کھڑا ہو۔ اور میں نے ایک حیوان کو سمندر میں سے نکلتے دیکھا۔ اس کے دس سینگ اور سات سر تھے، اور اس کے سینگوں پر دس تاج اور اس کے سروں پر کفر کے نام لکھے ہوئے تھے۔ اور جو حیوان میں نے دیکھا۔ اس کی شکل تیندوے کی سی تھی، اور پاؤں ریچھ کے سے اور منہ بہر کا سا۔ اور اس اڑدہا نے اپنی قدرت اور اپنا تخت اور بڑا اختیار اسے دے دیا، اور میں نے اس کے سروں میں سے ایک پر گویا زخم کاری لگا ہوا دیکھا۔ مگر اس کا زخم کاری اچھا ہو گیا، اور ساری تجب کرتی

ہوئی اس حیوان کے پچھے پیچھے ہوئی۔ اور چونکہ اس اژدہا نے اپنا اختیار اس حیوان کو دے دیا تھا۔ اس لیے انہوں نے اژدہا کی پرستش کی، اور اس حیوان کو بھی کہہ کر پرستش کی۔ کہ اس حیوان کی مانند کون ہے؟ کون اس سے لڑ سکتا ہے؟ مکاشفہ 5-1:12 ”پھر آسمان پر ایک بڑا نشان دکھائی دیا۔ یعنی ایک عورت نظر آئی۔ جو آفتاب کو اوڑھے ہوئی تھی، اور چند اس کے پاؤں کے نیچے تھا، اور بارہ ستاروں کا تاج اس کے سر پر۔ وہ حاملہ تھی اور دردزہ سے چلاتی تھی۔ اور پچھے جنے کی تکلیف میں تھی۔ پھر ایک اور نشان آسمان پر دکھائی دیا۔ یعنی ایک بڑا لال اژدہا اس کے سات سر اور دس سینگ تھے، اور اس کے سروں پر سات تاج، اور اس کی دم نے آسمان کے تھائی ستارے کھینچ کر زمین پر ڈال دیے، اور وہ اژدہا اس عورت کے آگے جا کھڑا ہوا۔ جو جنے کو تھی۔ تاکہ وہ جنے تو اس کے پچھے نکل جائے۔ اور وہ بیٹھا جنی۔ یعنی وہ لڑکا جلوہ ہے کے عصا سے سب قوموں پر حکومت کر ریا، اور اس کا بچہ یکا یک خدا اور اس کے تخت کے پاس تک پہنچا دیا گیا، شیطان اور اس کا شیطانی مذہب ان دونوں حیوانوں کے اندر ہے۔ مکاشفہ 14 میں جس حیوان کو زخم کاری لگا، اور وہ اچھا ہو گیا تھا۔ بت پرست روم تھا۔ جس پر غیر مسیحی ہنگلی لوگوں نے چڑھائی کر کے اس کو دینوی اقتدار سے محروم کر دیا۔ لیکن پاپائی روم نے اس اقتدار کو دوبارہ حاصل کر لیا۔ کیا آپ اسے دیکھ رہے ہیں؟ وہ قوم جس نے سب کو کچل کر حکومت کی، اور بالا آخر وہ دنیا کی مضبوط ترین سلطنت بن گئی۔ زخم کاری کھا چکی تھی۔ اس کی دنیاوی قوت یعنی فوجوں کے ذریعے تابع کرنے کا اختیار جاتا رہا۔ لیکن کائنات کے ذریعے اس نے دوبارہ زندگی حاصل کی۔ کیونکہ پاپائی روم تمام جہاں میں سرایت کر چکا تھا، اور اسکی قوت مطلق ہے، اور اب وہ بادشاہوں اور سوداگروں کو استعمال کر رہی ہے، اور وہ اپنے مردوں مذہب اور مالی قوت کی وجہ سے موجودہ دور کی دیوبی کے طور پر راج کر رہی ہے۔ وہ اژدہا بھی ہے۔ جو پچھے کو نگل جانے کا انتظار کر رہا ہے۔ ہیرودیس نے خداوند یسوع کو قتل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ ناکام رہا۔ بعد ازاں رومی سپاہیوں نے اسے مغلوب کیا۔ لیکن اب وہ خدا اور اس کے تخت تک پہنچا دیا گیا ہے۔

237-1 اب جو کچھ میں نے کہا ہے اسکے ساتھ ہی دانی ایل کی رویا کو بھی یاد کریں۔ بت کا آخری حصہ ہے۔ دنیا کی آخری طاقت پاؤں میں تھی۔ اور وہ لوہا اور مٹی تھا۔ یاد رکھیں کہ لوہاروی سلطنت ہے۔ لیکن اب یہ مزید مضبوط لوہا نہیں رہی۔ بلکہ اس میں مٹی ملی ہوئی ہے۔ تو بھی اسکا وجود قائم ہے اور یہ جمہوری اور مطلق العنان قوموں میں دنیاوی کاروبار کو چلا رہی ہے۔ رومی کلیسا یا ہر قوم میں ہے۔ اور یہ ان سب میں مٹی ہوتی ہے۔

237-2 آئیے میں آپ کو لو ہے اور مٹی کی نسبت کچھ اور بتاؤ۔ کیا آپ کو واقعہ یاد ہے۔ جب خروشیف (Khrushchev) نے اپنا جوتا یونا یکٹڈ نیشن کی میز کے اوپر مارا؟ اس وقت وہاں پانچ مشرقی اقوام تھیں، اور پانچ مغربی۔ خروشیف مشرقی ممالک کی نمائندگی کر رہا تھا۔ اور صدر آئیزن ہاؤ (Eisenhower) مغربی ممالک کی روی زبان میں خروشیف مٹی ہے، اور آئیزن ہاؤ لوہا۔ دنیا کے دو اہم لیڈر۔ لوہے اور مٹی کے پاؤں کے دو بڑے پچھے ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ تھے۔ ہم ان سب کے خاتمے کے قریب ہیں۔

237-3 چوتھی آیت میں پوچھا گیا ہے۔ کہ ”کون اس حیوان سے لڑ سکتا ہے“، اس وقت دنیا میں کچھ عظیم نام ہیں۔ کچھ عظیم تو میں تو ہیں۔ لیکن روم ہم آہنگی پیدا کر رہا ہے۔ پوپ ڈرائیور والی گدی پر بیٹھا ہوا ہے۔ اور اس کی قوت بڑھتی جائے گی۔ کوئی اس کے خلاف جنگ نہیں کر سکتا۔

238-1 چھٹی آیت میں لکھا ہے کہ ”اس نے خدا کی نسبت کفر بکنے کے لیے منہ کھولا (علم الہیات کی جگہ انسانی احکام سکھا رہا ہے۔ یہ لوگ خود غرض ذاتی خوشی کے طالب۔ شیخی باز۔ دینداری کی وضع تور کھیں گے۔ مگر اس کے اثر کو قبول نہ کریں گے) اس نے خدا کے نام کو القاب میں بدل کر خدا کی نسبت کفر بکا۔ اور اس کو درست کرنے سے انکار کر دیا۔

238-2 ساتویں آیت ”اسے یہ اختیار دیا گیا کہ مقدسوں سے لڑے“، ایذا رسانی۔ حقیقی ایمانداروں اور سب کو خداوند کے نام سے اس لیے موت کے گھاٹ اتارا گیا۔ کہ خدا کے نام پر کفر بکا جائے۔ جس طرح کہ آج کل روں کے اندر ہے۔ اور یہ سب کی تھوک مذہب کے سلوک کی وجہ سے ہوا ہے۔

238-3 آٹھویں آیت ”اور زمین کے سب رہنے والے جن کے نام اس بره کی کتاب حیات میں لکھے نہیں گئے۔ جو بنائے عالم کے وقت سے ذبح ہوا ہے اس حیوان کی پرستش کریں گے“

238-4 خدا کا شکر ہے کہ بھیڑیں اس کی پرستش نہ کریں گی۔ برگزیدوں کے سواباقی سب گمراہ ہو جائیں گے۔ لیکن ان کو گمراہ نہ کیا جاسکے گا۔ کیونکہ وہ چروائے کی آواز سن کر اس کے پیچھے ہولتی ہیں۔

238-5 اب جو کچھ ہم سکھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کو دیکھیں۔ موت کا یہ تجھ جو پہلے زمانے میں شروع ہوا۔ یہ ظیمی تجھ بالآخر بڑھ کر ایک ایسا درخت بن گیا۔ جس پر ہر ہوائی پرندے نے اپنا گھومنلا بنا لیا اور زندگی دینے کے دعویٰ کے بر عکس وہ موت کو پیش کر رہی ہے۔ اس کا پہل موت ہے۔ جو اس میں شریک ہوتے ہیں وہ مردہ ہیں دنیاوی کلیسیا کا یہ عظیم نظام جو دنیا کو یہ کہہ کر یقوف بنارہا ہے کہ روحانی نجات صرف اسی میں ہے۔ ایک بہت بڑی بھیڑ کو دھوکر دے کر بر باد کر رہا ہے۔ لیکن وہ نہ صرف موت کا تصور پیش کرتی ہے۔ بلکہ خود اس گلی سڑی لاش کو بھی مرنے کے لیے موت کے حوالے کرتی ہے۔ بلکہ خود اس گلی سڑی لاش کو مرنے کے لیے موت کے حوالے کر دیا جائے گا جو کہ آگ کی جھیل ہے اور کاش وہ لوگ سمجھ جائیں۔ کہ اس کے اندر رہنے کا انجمام کیا ہو گا۔ اس میں سے نکل آؤ۔ تاکہ اس کے ساتھ موت کے حوالے نہ کیے جاؤ۔

آخری آگاہی

238-6 مکاشفہ 23:2 ”اور اس کے فرزندوں کو جان سے ماروں گا۔ اور سب کلیسیا وں کو معلوم ہو گا کہ گردوں اور دلوں کا جانچنے والا میں ہی ہوں اور میں تم میں سے ہر ایک کو اس کے کاموں کے موافق بدل دوں گا“

238-7 خدا دلوں پر نگاہ کرتا ہے۔ اس بات میں کبھی تبدیلی نہیں آئی اور نہ ہی کبھی آئے گی۔ ہر زمانے کی طرح اس میں بھی دو گروہ ہیں۔ دونوں کا دعویٰ ہے کہ ان کو خدا کی طرف سے مکاشفہ حاصل ہوا ہے۔ اور ان کا واسطہ خدا کے ساتھ ہے۔ ”تو بھی خدا کی مضبوطی قائم رہتی ہے۔ اور اس پر یہ مہر ہے کہ خداوندان پوں کو پہنچاتا ہے“² تمعنی تھیں 19:2 خداوند گردوں کو جانچتا ہے۔ جانچنے کا مطلب ہے پیچھا کرنا۔ خدا ہمارے خیالات کی گہرائیوں تک پہنچتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ہمارے دلوں میں کیا بات ہے۔ وہ ہمارے کاموں کو دیکھتا ہے۔ جو لازمی طور پر ان باتوں کی عکاسی کرتے ہیں۔ جو ہمارے اندر ہیں۔ یہ دل ہی ہے۔ جس میں سے اچھائیاں یا برا بائیاں نکلتی ہیں۔ جب وہ ہمارے اعمال کو دیکھتا ہے۔ تو ہمارے منصوبے اور ہمارے ارادے اس پر صاف عیاں ہوتے ہیں۔ اور جب ہماری زندگیوں کا حساب دینے کا وقت آیا۔ تو ہماری ہر حرکت اور ہر لفظ عدالت میں لایا جائیگا۔ جنگلی انگور نے خدا کا خوف نہیں مانتا۔ اور اسے اس کی بہت زیادہ قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ جو کوئی خدا کا نام لیتا ہے۔ وہ مقدسوں کی طرح زندگی گزارے۔ ہم لوگوں کو تو یقوف بناسکتے ہیں۔ لیکن خدا کو کبھی نہیں۔

تاریک دنوں کے لیے وعدہ

239-1 مکاشفہ 24:2 ”مگر تم تھواتیرہ کے باقی لوگوں سے جو اس تعلیم کو نہیں مانتے اور ان باتوں سے جنہیں لوگ شیطان کی گہری باتیں کہتے ہیں ناواقف ہو۔ یہ کہتا ہوں کہ تم پر اور بوجھنہ ڈالوں گا البتہ جو تمہارے پاس ہے میرے آنے تک اس کو تھامے رہو“

اب پیشتر اس کے کہ میں وعدے کے متعلق کچھ کہوں مجھے یہ بات دوبارہ دکھالینے دیں۔ کہ جس کلیسیا کا روح القدس نے اس کتاب میں ذکر کیا ہے اس کے اندر دو قسم کے انگور ہیں جو آپس میں ڈالیاں جوڑ کر کھڑے ہیں مگر تم تھواتیرہ کے باقی لوگوں سے جو اس تعلیم کو نہیں مانتے۔۔۔ کہتا ہوں وہ دونوں گروہوں کی بات کر رہا ہے ایک کے پاس تعلیم ہے اور دوسرے کے پاس نہیں یہ دونوں دور دراز ممالک تک پھیلی ہوئی ہیں اور اپنی اپنی تعلیم سے ایک دوسری

کی مخالفت کر رہی ہیں۔ ایک خدا کی طرف سے ہے اس کی گھری باتوں کو جانتی جب کہ دوسرا شیطان کی طرف سے ہے اور وہ شیطان کے طریقہ کار کو گھرائی سے جانتے ہیں۔

239-2 ”میں تم پر اور بوجھنہ ڈالوں گا“ بوجھ کے لیے لفظ وزن اور دباؤ ہے تاریک زمانے کا دباؤ جھکا ڈیلوٹ جانا تھا ہجھکو یا مر جاؤ یہ شیطانی پرستش کے پچھے بادشاہی قوت کا سوال تھا ہمارے ساتھ شامل ہوں یا اپنی جان کی قیمت ادا کیجیے۔ ہر زمانے کا اپنا دباؤ ہے مثال کے طور پر آخری زمانے کا عظیم بوجھ دولت کا دباؤ خوشحال زندگی اور پیچیدہ زمانے میں اعصابی کچھاؤ ہے جس میں ہمارے لیے زندگی بس کرنا دشوار نظر آتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چوتھا زمانہ بڑا صاف بوجھ رکھتا ہے اس نے روم کو للاکارا تھا اور کلام کی خاطر موت تک کی سزا برداشت کرنے کے لیے کھڑا ہوا۔

239-3 ”جنہیں لوگ شیطان کی گھری باتیں کہتے ہیں ناواقف ہو،“ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مفسرین نے اس آیت کے متعلق کچھ نہیں کہا کیونکہ وہ اس کو سمجھنے سے قاصر تھے کہ وہ کس تعلیم یا تجربے کا ذکر کر رہا ہے لیکن درحقیقت اس کو سمجھنا بڑا آسان ہے آئیے پہلے دیکھیں کہ خدا کی گھری باتیں کیا ہیں؟ اور جو اس کے الٹ یا بر عکس ہو گا وہ شیطان کی گھری باتیں ہونگی افسیوں 16:3 میں لکھا ہے کہ ”وہ اپنے جلال کی دولت کے موافق تمہیں یہ عنایت کرے کہ تم اس کے روح سے اپنی باطنی انسانیت میں بہت ہی زور آور ہو جاؤ اور ایمان کے وسیلے سے مسح تمہارے دلوں میں سکونت کرے تاکہ تم محبت میں جڑ پکڑ کے اور بنیاد قائم کر کے سب مقدسوں سمیت بخوبی معلوم کر سکو کہ اس کی چڑائی اور لمبائی اور اوپنچائی اور گھرائی کتنی ہے اور مسح کی اس محبت کو جان سکو۔ جو جانتے سے باہر ہے تاکہ تم خدا کی ساری معموری تک معمور ہو جاؤ،“ ان آیات کے مطابق جب کوئی شخص اپنی زندگی میں خدا کی گھرائی کا تجربہ حاصل کرتا ہے تو یہ پاک روح کا شخصی طور پر اندر رہنے کا تجربہ ہے اور اس کا ذہن کلام کے ذریعے حکمت اور الیہ کے ساتھ روشن ہو جاتا ہے لیکن شیطان کی گھرائی یہ ہے کہ وہ اس کو برباد کرنے کی کوشش کرے وہ ہمیشہ کی طرح خدا کی اس حقیقت کا کوئی نہ کوئی نعم البدل پیدا کرنے کی کوشش کرے گا یہ وہ کس طرح کرے گا؟ وہ خدا کی سچائی کے علم کو لے لے گا اور یہ کہہ کر کہ ”خدا نے یوں کہا ہے“ کلام کو برباد کر دے گا اس کے بعد وہ ہماری روحوں میں ایک ذاتی مسح کا نعم البدل ڈال دے گا وہ ایسا کرے گا جس طرح کہ اس نے بنی اسرائیل کے ساتھ کیا کہ ان پر خدا کی بجائے ایک انسان حکومت کرے اور نئی پیدائش کے تجربے کو درکر کے کلیسا میں شریک ہونا ہی کافی سمجھا جائے گا اس زمانے میں شیطان کی گھرائی اندر داخل ہو چکی تھی اور اس گھرائی کے پھل جھوٹ، قتل اور خوفناک جرائم کی صورت میں عیاں ہوئے۔

اجر

240-1 مکافہ 29:26-2:2 ”جو غالب آئے اور جو میرے کاموں کے موافق آخر تک عمل کرے میں اسے قوموں پر اختیار دوں گا اور وہ لو ہے کے عصا سے ان پر حکومت کرے گا جس طرح کہ کہا رکے برلن چکنا چور ہو جاتے ہیں چنانچہ میں نے بھی ایسا اختیار اپنے باپ سے پایا ہے اور میں اسے صحیح کا ستارہ دوں گا جس کے کان ہوں وہ سنے کے روح کلیسا وؤں سے کیا فرماتا ہے“

240-2 ”جو غالب آئے اور جو میرے کاموں کے موافق آخر تک عمل کرے“ کاموں کے متعلق روح کی رائے سے صاف ظاہر ہے کہ خداوند اپنے لوگوں کو یہ دکھانا چاہتا ہے کہ راست بازی کے متعلق وہ اس کے نظر یہ کو دیکھے اس نے کاموں کا چار مرتبہ ذکر کیا ہے اور اب وہ کہتا ہے کہ جو میرے کاموں کے موافق آخر تک عمل کرے گا میں اسے قوموں کا اختیار دوں گا اور وہ اس قدر مضبوط لاٹن ناقابلِ پچھے حکمران ہو گا جو کسی بھی واقع کا قوت کے ساتھ مقابلہ کر سکے گا اور اگر ضرورت ہو تو اس کے دشمن بھی اسکے سامنے ٹوٹ جائیں گے اس کا قوت کے ساتھ راج کرنے کا طور طریقہ میوں کی مانند ہو گا یہ بہت حیرت انگیز ہے لیکن آئیں اس وعدے کو اس زمانے کی روشنی میں دیکھیں طاقت وار روم جس کے پچھے حکومت کھڑی ہوتی تھی بادشاہوں قانون ساز اسمبلیوں اور فوجوں کو مقرر کرتا اور جو اس کے سامنے ہوتا اس کو توڑ کر پیس ڈالتا اس نے لاکھوں کو قتل کیا ہے اور لاکھوں کو جو اس کے سامنے مجھتے نہیں قتل کرنے کی بھوکی ہے وہ تنگ نظری کے

ساتھ بادشاہ مقرر کرتی اور جب چاہتی ان کو پست کر دیتی ہاں اس کی مداخلت نے تمام قوموں کو گرنے کا جواز مہیا کیا ہے اس لیے کہ اس نے خدا کے برگزیدوں کو ہلاک کرنے کا فیصلہ کر رکھا ہے اس کے کام شیطان کے کام ہیں کیونکہ جس طرح وہ جھوٹ بولتا اور قتل کرتا ہے اسی طرح وہ بھی کرتی ہے لیکن ایک ایسا دن آنے والا ہے جس میں خداوند یہ کہے گا ”میرے ان دشمنوں کو میرے سامنے لا کر قتل کرو“ پھر راستباز اپنے خداوند کے ساتھ ہو گے اس وقت اس کی راستبازی کا غصب کفر بکنے والوں پر بھڑکے گا جو راستباز اس کے ساتھ جلال میں آئیں گے ان سب کو ہلاک کریں گے جنہوں نے زمین کو برپا کیا یہ ہونا کہ ابتری کی ڈھنائی کا زمانہ تھا۔ لیکن وہ دن آرہا ہے جب سچائی غالب آئے گی لیکن کون ہے جو اس کی آگ میں کھڑا ہو سکے اور محفوظ رہے صرف خداوند کے نجات یافتہ لوگ؟ صرف خدا کے چھوڑے ہوئے۔

241-1 ”اور میں اسے صحیح کا ستارہ دونگا“، مکافہ 16:22 اور 2 پطرس 9:1 کے مطابق یسوع صحیح کا ستارہ ہے ”میں داؤد کی اصل نسل اور صحیح کا چمکتا ہوا ستارہ ہوں۔“ جب تک پونہ پھٹے اور صحیح کا ستارہ تمہارے دلوں میں نہ چکے“، روح تاریک زمانوں کے برگزیدوں کے ساتھ ایک ایسا وعدہ کر رہا ہے جس کا تعلق اس کی اپنی ذات کے ساتھ ہے اور یہ نہ صرف اسی زمانے کے لیے ہے بلکہ آنے والے زمانوں کے لیے بھی ہے۔

241-2 جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں کہ یسوع اپنے آپ کو ہر زمانے کے پیامبر کے وسیلہ سے ظاہر کرتا ہے وہ ہر دور کے لیے اس سے کلام کا مکافہ حاصل کرتے ہیں کلام کا یہ مکافہ خدا کے برگزیدوں کو دنیا سے باہر نکال کر مسیح کے ساتھ مکمل مlap کرتا ہے ان پیامبروں کو ستارے کہا گیا ہے کیونکہ وہ بیٹی سے حاصل کی ہوئی روشنی یا چک سے چمکتے ہیں ان کو بھی ستارے کہا گیا ہے اس لیے کہ وہ بھی رات کو ”روشنی چمکاتے ہیں“ یوں گناہ کی تاریکی میں وہ لوگوں پر خدا کی روشنی کو ظاہر کرتے ہیں۔

241-3 یہ تاریک زمانہ ہے یہ اس لیے تاریک ہے کہ خداوند کا کلام لوگوں سے تقریباً چھپ چکا ہے۔ قادر مطلق خدا کو جانے کی صلاحیت تقریباً ختم ہو چکی ہے۔ موت ایمانداروں کی ایک کثیر تعداد پر اس وقت تک غالب آتی رہی جب تک کہ ہر دسویں شخص کو ہلاک نہ کیا گیا اور اس وقت تک خدا کی چیزیں زوال کی پستی میں ہیں۔ اور ایسے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان یقینی طور پر خدا کے لوگوں پر فتح حاصل کرے گا۔

241-4 اگر کبھی لوگوں کو ایک ایسے ملک سے بغل گیر ہونے کے وعدے کی ضرورت تھی جس میں نہ رات ہوتا وہ اسی زمانے کے لوگ تھے اور یہی وجہ ہے کہ روح ان کے ساتھ صحیح کے ستارے کا وعدہ کر رہا ہے۔ وہ ان کو بتا رہا ہے کہ سردار ستارہ یعنی یسوع جو اس نور میں رہتا ہے جہاں تک کسی کی رسائی نہیں آنے والی بادشاہت میں اپنی ذاتی حضوری کے ساتھ ان کو منور کرے گا۔ وہ مزید تاریک زمانوں کے لیے روشنی دینے کے لیے پھر کسی ستارے (پیامبر) کو استعمال نہ کرے گا یہ یسوع ہی ہوگا۔ جوان کو اپنی بادشاہت میں شریک کر کے منہ درمنہ باتیں کرے گا۔

242-1 یہ صحیح کا ستارہ ہی ہوتا ہے جو طلوعِ آفتاب کے قبل چمکنا شروع کرتا ہے جب ہمارا سورج (یسوع) آئے گا تو اس کے بعد مزید کسی پیامبر کی ضرورت نہ ہوگی وہ خود ہمارے ساتھ تسلی کی باتیں کریگا، اور جو نہیں وہ اپنی بادشاہی میں حکومت کرے گا اور ہم اس کی حضوری میں رہیں گے تو کلام کی روشنی ہمارے مکمل دن پر روشن سے روشن تر ہوتی چلی جائے گی۔

242-2 یسوع کے علاوہ ہمیں اور کس بات کی تمنا کرنی چاہیے؟ کیا وہ سب کچھ نہیں ہے، یعنی مکمل طور پر سب کچھ۔

242-3 ”جس کے کان ہوں وہ سنے کہ روشن کلیسیاوں سے کیا فرماتا ہے“، آمین

اے خداوند خدا اپنی روح کے ذریعے ہمیں اپنی سچائی کو سنبھال دے۔

